صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 28 اگست 2012ء بمطابق 9 شوال 1433 ہجری بعد از دوپہر پانچ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

لَّا تُدۡرِكُهُ ٱلۡأَبۡصَـٰرُ وَهُوَ يُدۡرِكُ ٱلۡأَبۡصَـٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلۡخَبِيرُ O قَدۡ جَآءَكُم بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمۡ ۖ فَمَنۡ أَبۡصَرَ فَلِنَفۡسِهِۦ ۖ وَمَنۡ عَمِىَ فَعَلَيۡهَا ۚ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيۡكُم بِحَفِيظٍ O وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ ٱلۡأَيَـٰتِ وَلِيَقُولُواْ دَرَسۡتَ وَلِنُبَيِّنَهُۥ لِقَوۡمٍ يَعۡلَمُونَ O ٱتَّبِعۡ مَآ أُوحِىَ إِلَيۡكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعۡرِضۡ عَنِ ٱلۡمُشۡرِكِينَ۔

(ترجمہ): اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بیں باخبر ہے۔ اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق بینی کے ذرائع پہنچ چکے ہیں سو جو شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جو شخص اندھا رہے گا وہ اپنا نقصان کرے گا اور میں تمہارا نگران نہیں ہوں۔ اور ہم اس طور پر دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں تاکہ آپ سب کو پہنچاویں اور تاکہ یہ یوں کہیں کہ آپ نے کسی سے پڑھ لیا ہے اور تاکہ ہم اسکو دانشمندوں کیلئے خوب ظاہر کر دیں۔ آپ خود اس طریق پر چلتے رہیئے جس کی وحی آپکے رب کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اور مشرکین کی طرف خیال نہ کیجیئے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

Mr. Speaker: 'Question's Hour': Ms. Noor Sahar Sahiba, Question number?

Ms. Noor Sahar: Question No. 20.

جناب سپیکر: جی۔

* 20 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ وائلڈ لائف نے کئی Peasantries بنائی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ دو سالوں کے دوران بنائی گئیں Peasantries، ان میں جنگلی جانوروں کی خوراک، ان کی تعداد اور ان کی خوراک پر آنے والے اخراجات کی تفصیل ماہانہ کے حساب سے فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ Peasantries میں بیمار اور مرنے والے جنگلی جانوروں کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ وائلڈ لائف خیبر پختونخوا میں گزشتہ دو سال میں مندرجہ ذیل Peasantries بنائی گئی ہیں۔ ان Peasantries میں کوئی جنگلی جانور نہیں رکھا گیا ہے، البتہ مختلف قسم کے پرندے افزائش نسل کیلئے رکھے گئے ہیں۔ ان کی تعداد اور ان پر آنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

S. No	Name of Peasantry	District	Number (Existing)	Average Monthly Expenditure
01	Sherabad Peasanty	Peshawar	94	Rs. 9800/-
02	Zafar Park Peasantry	Malakand	48	Rs. 5945/-
03	Safari Park Peasantry	Malakand	38	Rs. 3654/-

(ii) چونکہ 'پیزنٹریوں' میں کوئی جنگلی جانور نہیں رکھا گیا ہے، لہذا کوئی بھی جنگلی جانور نہ ہی بیمار ہوا، نہ ہی مرا، بہر حال ان دو سالوں میں مرنے والے پرندوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

S. No	Name of Peasantry	District	Number of Birds expired during the last two years
01	Sherabad	Peshawar	20

	Peasanty		
02	Zafar Park Peasantry	Malakand	63
03	Safari Park Peasantry	Malakand	11

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Noor Sahar: No Speaker Sahib, I am satisfied.

Mr. Speaker. Thank you. Next, again Noor Sahar Sahiba, Question number?

Ms. Noor Sahar: Question No. 21.

جناب سپیکر: جی۔

* 21 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر محنت وافرادی قوت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ادارہ برائے سماجی تحفظ کارکنان (ESSI) لیبرز کی فلاح و بہبود کیلئے کام کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2010ء اور 2011ء کی کارکردگی، رجسٹرڈ انڈسٹریز اور لیبرز کی تعداد کی تفصیل صنعت وائز اور شہر وائز فراہم کی جائے، نیز نئی رجسٹرڈ انڈسٹریز اور بھٹہ خشت کی تعداد بتائی جائے اور بعض انڈسٹریز رجسٹرڈ نہ ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت وافرادی قوت): (الف) جی ہاں۔

(ب) ادارے کی سال 2009-10 اور سال 2010-11 کی کارکردگی رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

ادارہ ہذا نے کل 4255 صنعتی و تجارتی اداروں کو رجسٹرڈ کیا ہے جن میں تحفظ شدہ کارکنوں کی تعداد 62,918 جن کی صنعت وائز و شہر وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مالی سال 2010-11 کے دوران کل 656 صنعتی و تجارتی اداروں کو سوشل سیکورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ کیا گیا ہے جن میں 86 بھٹہ خشت (Brick Kilns) بھی شامل ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

ادارہ ہذا اپنے محدود وسائل کے باعث صرف ان مقامات پر طبی مراکز قائم کرتا ہے، جہاں صنعتی اداروں اور کارکنوں کی خاطر خواہ تعداد موجود ہو۔ ادارے نے صوبہ بھر میں تمام صنعتی یونٹوں کو رجسٹرڈ کیا۔ اسی طرح سال 2010-11 میں چشمہ شوگر ملز ڈی آئی خان اور دیگر صنعتی و تجارتی اداروں کے کارکنوں اور ان کے زیر کفالت افراد کو طبی سہولیات کی فراہمی کیلئے ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Noor Sahar: No Sir, thank you, I am satisfied.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اس میں میرا سپلیمنٹری ہے۔ سوال جب فلور پر آتا ہے تو اس پر ہم سپلیمنٹری کر سکتے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! اگر وہ مطمئن ہیں لیکن ہم اس پر سپلیمنٹری کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

مفتی کفایت اللہ: ہمارا سپلیمنٹری ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کر لیں نا، جی مفتی کفایت اللہ صاحب! سپلیمنٹری کوئسچن۔

مفتی کفایت اللہ: یہ بیس پر اجازت ہو گی بات کرنے کی، اس وقت میں اٹھ گیا تھا تو مائیک آن۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں بیس تو ختم ہو گیا، اس کے بعد Next بھی Call ہوا، Twenty one پر آپ بات کریں۔

مفتی کفایت اللہ: جی۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں نور سحر صاحبہ کا کہ بہت اہم سوال یہاں وہ لائیں لیکن مجھے ان کا اطمینان سمجھ میں نہیں آ رہا۔ یہ (ب) جز جو ہے کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2010 اور 2011 کی کارکردگی، رجسٹرڈ انڈسٹریز اور لیبر کی تعداد کی تفصیل صنعت وائز اور شہر وائز فراہم کی جائے، نیز نئی رجسٹرڈ انڈسٹریز اور بھٹہ خشت کی تعداد بتائی جائے اور بعض انڈسٹریز کے رجسٹرڈ نہ ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟ انہوں نے جواب نامکمل دیا ہے، ان رجسٹرڈ انڈسٹریز کی نہ تفصیل بتائی ہے، نہ تعداد بتائی ہے، نہ وجوہات بتائی ہیں، اس حصے کو چھپانے کی کیا ضرورت تھی؟

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی کوئسچن نمبر 20 پر اگر آپ مجھے اجازت دیں کیونکہ وہ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کس پر؟

حاجی قلندر خان لودھی: سر، اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، Twenty گزر گیا، ریل گاڑی سٹیشن سے گزر چکی ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: ویسے آپ اگر اجازت دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں جب دوسرا Call ہو جائے تو پھر ختم ہو جاتا ہے جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: بس پھر مجھے تو اس پر بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: Twenty one میں کوئی ہو تو بتادیں۔ جی آنریبل منسٹر صاحب! آپ نظر نہیں آرہے، آپ کے پیچھے کوئی، صحت اللہ نے دی ہے نا۔ جی آنریبل منسٹر صاحب، پلیز۔

Haji Sher Azam Khan Wazir (Minister for Labour): I think Mufti Sahib is fully satisfied, if he is not satisfied, نو مفتی صاحب! په پښتو کښې درته اووایم که په اردو کښې؟ په اردو کښې تفصیل سره جواب موجود دے، ستاسو په علم کښې راغلی دی نو اوس په پښتو کښې دا عرض دے چې ډیر په ډیټیل سره او واضح طور باندې د رجسټرډ انډسټریز ډیټیل هم دے او د Unregistered هم دے۔ رجسټرډ هغه خلق وی چې د ESSI سره، د ایمپلائز سوشل سیکورټی انسټی ټیوشن سره رجسټرډ شی۔ باقاعده چې کوم اجیر وی، هغه فیکټری اونر، هغه Six percent contribution ورکوی او په هغې باندې د سوشل سیکورټی دا سسټم چلیږی۔ نو جواب که تاسو کتلے وی، آنریبل ایم پی اے صاحب، مفتی صاحب به ان شاء الله Satisfied وی۔ Thank you very much, thank you very much۔

جناب سپیکر: جی Next، محترمہ سنجیدہ یوسف صاحبہ، سوال نمبر، بی بی! سوال نمبر بتائیں؟

محترمہ سنجیدہ یوسف: 53۔

جناب سپیکر: جی۔

* 53 _ محترمہ سنجیدہ یوسف: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں بعض موضع جات میں کچھ بااثر پٹواری طویل عرصہ سے تعینات ہیں اور بعض پٹواری ایک سے زائد موضع جات میں تعینات ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ پٹواری اپنی تعیناتی کے منتظر ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) عرصہ طویل سے ایک ہی موضع میں تعینات پٹواریوں کے نام، نیز وہ پٹواری اپنی مدت ملازمت میں کتنے عرصے سے موضع ڈیرہ اسماعیل خان میں تعینات رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) اپنی تعیناتی کے منتظر پٹواریوں کو حکومت کب تک تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر مال): (الف) یہ بات درست نہیں کہ چند بااثر پٹواری طویل عرصہ سے ایک ہی حلقہ پر تعینات ہیں تاہم چند پٹواری ایک سے زائد حلقہ جات کے کام کی نگرانی کر رہے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پٹوار حلقہ جات کی تعداد 92 سے بڑھا کر 152 کر دی گئی ہے جبکہ منظور شدہ پٹواریوں کی آسامیاں 142 ہیں جس کے باعث چند پٹواری ایک سے زائد حلقہ جات کی نگرانی کر رہے ہیں۔

(ب) پٹواریوں کی پوسٹنگ / ٹرانسفر پر پابندی کی وجہ سے کچھ پٹواری اپنی تعیناتی کے منتظر تھے تاہم پابندی میں نرمی کی منظوری لیکر ان پٹواریوں کی تعیناتی کر دی گئی ہے۔ اس وقت کوئی بھی پٹواری تعیناتی کا منتظر نہیں ہے۔

(ج) (i) ایک ہی موضع پر طویل عرصہ سے تعینات پٹواریوں کی تفصیل اور موضع ڈیرہ اسماعیل خان میں گزشتہ پندرہ سالوں سے تعینات پٹواریوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تین سال اور اس سے زائد عرصہ سے موجودہ حلقہ پر تعینات پٹواریوں کی تفصیل

نمبر شمار	نام پٹواری	موجودہ تعیناتی / حلقہ	عرصہ تعیناتی
01	سعید اللہ	چاہکان	3سال
02	محمد اسحٰق	کیچ (اشتمال)	6سال
03	محمد حنیف	یارک (بندوبست)	6سال
04	غلام عباس شاہ	لاڈ (بندوبست)	6سال
05	لیاقت علی	مدرہ (بندوبست)	6سال
06	ملازم حسین	نائب قاصد قانونگو ڈیرہ	15سال
07	محمد حیات	کڑی شموزئی	8سال
08	سعید الرحمان	مندھرہ	6سال
09	عبدالرحمان	موسیٰ زئی	4سال
10	اللہ نواز	زرکنی	5سال
11	قیوم نواز شاھانی	ببر	3سال
12	محمد فیاض	میالی	4سال

13	اکبر زمان	کلاچی شرقی	4سال
14	احسان اللہ	کلاچی غربی	4سال
15	ذوالفقار	کوٹ اٹل	3سال
16	شمس الدین	مڈی	3سال
17	معین الدین	محبت	3سال

گزشتہ پندرہ سالوں سے تعینات پٹواریوں کی تفصیل

نمبر شمار	نام پٹواری	عرصہ
01	محمد امیر	تقریباً3سال
02	حسین بخش	تقریباً11/12سال
03	عبدالرشید	تقریباً3سال
04	محمد اکرم	تقریباً11/12سال
05	شاہ جہان اعوان	تقریباً ایک سال
06	شیر جان	تقریباً ایک سال
07	بشیر حسین شاہانی	تقریباً7سال (مختلف ادوار میں)
08	اکرام دین	دسمبر 2011 سے تاحال تعینات ہے

(ii) تعیناتی کے منتظر پٹواریوں کی تعیناتی کردی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی سپلیمنٹری ہے؟

محترمہ سنجیدہ یوسف: جس وقت میں نے یہ سوال جمع کرایا تھا تو اس وقت بہت سے پٹواری اپنے حلقوں میں تعیناتی کیلئے منتظر تھے لیکن اب انہوں نے کہا ہے کہ ان کو لگا دیا گیا ہے لیکن آگے جو ڈیٹیلز دی گئی ہیں، اس میں بعض چھ سال، بعض آٹھ اور بعض پندرہ سال تک ایک ایک حلقے میں پٹواری تعینات رہے ہیں تو چونکہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ Tenure تین سال کا ہوتا ہے تو Kindly یہ جو پٹواری پندرہ سال یا آٹھ سال تک ایک جگہ پر رہتے ہیں تو وہ بڑے بااثر ہو جاتے ہیں اور اس سے پھر لوگوں کو تکلیف بھی پہنچتی ہے تو Kindly میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرونگی کہ اس چیز کا خیال رکھیں کہ جب Tenure پورا ہو تو کسی کو بھی ایک سال مزید نہ دیا جائے۔ تو میری یہی گزارش ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کچھ خوش قسمت ترین پٹواری ہونگے نا، آپ کو پتہ نہیں ہوگا۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: یہ بااثر پٹواری بہت زیادہ۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Ji, one by one; one by one.

جناب محمد جاوید عباسی: سر! پہلے مجھے بولنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: چلیں بزرگ ہیں، ہسپتال سے آئے ہیں، تھوڑا خیال رکھیں۔ مفتی کفایت اللہ صاحب نازک مزاج کے آدمی ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: جی جز (الف) اور جز (ب) آپس میں متصادم ہیں۔ جز (الف) میں پٹواریوں کی قلت تسلیم کی گئی ہے اور جز (ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے پاس انتظار میں کوئی پٹواری نہیں ہے اور نہ کوئی پراسس ہے اور افسوسناک بات یہ ہے کہ ملازم حسین پندرہ سالوں سے دفتر قانونگو میں ہے، اس کو کوئی حلقہ نہیں دیا۔ پتہ نہیں اس بیچارے نے کیا گناہ کیا ہے اور محمد حیات جو کڑی شموزئی پر ہے، وہ آٹھ سال سے ہے۔ اسحٰق جو کیچ کے حلقے پر ہے، وہ چھ سال سے ہے، حنیف یارک پر چھ سال سے ہے اور غلام عباس شاہ لاڈ کے موضع پر چھ سال سے ہے اور لیاقت علی مندھرہ پر چھ سال اور اللہ نواز زرکنی پر ہے اور پانچ سال سے ہے۔ مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ پٹواری اتنا زیادہ عرصہ کیسے کرتے ہیں؟ پانی بھی اگر اتنا ٹھہر جاتا ہے تو وہ بدبودار بن جاتا ہے اور انہوں نے تو وہاں بڑی جڑیں پکڑی ہونگی اور آپ کو پتہ ہے کہ پٹواری زیادہ عرصہ کیا کرتے رہتے ہیں؟ اگر اس کیلئے کوئی یونیفارم پالیسی ہمیں محترم وزیر مال صاحب بتادیں کہ ان کا کیا Tenure ہے، کیا اس کو یہ ٹھیک کرینگے ان شاء اللہ؟

جناب سپیکر: جی بیرسٹر صاحب، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much, Sir۔ جناب سپیکر، میرا منسٹر صاحب سے مختصر سا سوال یہ ہے کہ ایک تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ Tenure basis پر ہم ٹرانسفر کرتے ہیں تو آج یہ ہاؤس میں بتادیں کہ Tenure سے کیا مراد ہے یعنی کتنے سال کا؟ نمبر دو جناب، یہ بھی آج بتادیں کہ کئی دفعہ ہم نے پوچھا ہے کہ پٹواریوں کی ٹرانسفر کرنے کی پاور منسٹر صاحب کے پاس ہے، ایس ایم بی آر کے پاس ہے، کمشنر کے پاس ہے، ڈی آر او کے پاس ہے یا تحصیلدار کے پاس ہے؟ ہمارا خیال ہے کہ یہ سارے جو

انہوں نے،ابھی تک یہ Determine نہیں کر سکے کہ یہ پاور کس کے پاس ہے،اگر ہاؤس میں آج پتہ چل جائے کہ یہ ٹرانسفر پاور کس کے پاس ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان،پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، د پټواریانو خبره ده جی، په دې هاؤس کښې په دې باندې ډیر ډسکشنز شوی دی، ګرم ګرم ډسکشنز هم شوی دی او خوند آور هم شوی دی۔ سر، په دیکښې دوه مین کمیټیانې جوړې شوی دی، یوه جی د ارباب ایوب جان صاحب ایګریکلچر منسټر صاحب په دغه کښې ډیپارټمنټل جوړه شوې وه، د هغې Recommendations راغلی وو او بیا سر، تاسو زمونږه مختلف سوالونه، پوائنټ آف آرډرز کمیټیانو ته حواله کړی وو، په هغې باندې ډسکشنز شوی وو، د هغې رپورټونه شوی وو او هغه بیا تلی دی جی۔ زما د منسټر صاحب نه دا سوال دے چې په دې کوم Recommendations یا Suggestions چې شوی وو، دا ډسکشنز شوی وو، د هغې په Light کښې څومره ریفارمز په ډیپارټمنټ کښې تراوسه پورې وشو جی؟ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: آنریبل منسټر صاحب-----

جناب پرویز احمد خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: زیات شو، ضمنی سوالونه زیات شو۔ پرویز خانه! مختصر۔

جناب پرویز احمد خان: Related دے سر۔ دا څنګه چې دوئ او عباسی صاحب اووئیل-----

جناب سپیکر: دا اردو کښې اووایه چې دا منسټر صاحب پوهه شی۔

جناب پرویز احمد خان: پشتو میں بولوں؟

جناب سپیکر: اردو،اردو۔

جناب پرویز احمد خان: هغه وائی په اردو کښې مه وایه نو ما وئیل څه په پښتو کښې به اووایم، ټول به پرې ښه پوهه شی۔ (قہقہے) جناب والا، شجاع خان ډیر نر سړے دے، میاشت وشوه، یوه نیمه میاشت زما د کلی پټواری په سمریانو باندې

بدل شوے دے ، زما د پیر سباق کلی خو لا تر اوسه پورې هغه چارج چا له نه دے ورکړے ، کله ورته یؤ وائی چې ودریږه نن به تالا ماتوؤ، یؤ خو په هغې کښې دا ډیره لویه مسئله مونږ ته جوړه ده، مهربانی وکړئ چې دا اختیار د یؤ کس سره کړئ۔ زه خو نه پوهیږم چې دا پټواری څومره لویه بلا ده چې هغه بدل هم شی او هغه بیا خپل چارج چې د هغه نه وی خوښه نو هغه چارج، موضع پیر سباق پټواری زما ټرانسفر شوے دے او لا تر اوسه پورې جی په میاشت کښې هغه ته چارج نه دے ورکړے شوے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ ان کی بھی سن لیں، خیر ہے جی۔ جی عطیف خان، عطیف الرحمان صاحب۔ آپ اپنی سیٹ پر کیوں نہیں بیٹھتے؟ یہ مختیار خان! تمہارے پاس ایسا کیا جادو ہے جو ہر وقت آپ اسے کھینچتے رہتے ہیں؟

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی جی۔ دا د پټواریانو د ټرانسفر او پوسټنګ په حواله سره چې کوم سوال راغلے دے ، یقینی خبره ده لکه چې یؤه واضحه پالیسی جوړه شی او په هغې باندې عملدرآمد وشی۔ سپیکر صاحب، دلته کښې د دې اختیاراتو چې کومه خبره ده، یقینی خبره دا ده چې که د ټرانسفر او پوسټنګ دا اختیار زمونږه دې صوبائی وزیر صاحب ته ملاؤ شی نو دا به ډیره بهتره خبره وی، دلته کښې چې زمونږه کوم ډی او آر ناست وی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ولې دا وزیر صاحب بې اختیاره دے څه؟

جناب عطیف الرحمان: هیڅ اختیار ورسره نشته جی، دا خبره زه دلته په ریکارډ باندې راوستل غواړم چې زمونږه کوم یعنی ډی او آر ناست وی، هغوی وائی چې یره مونږ به د بره نه تپوس کوؤ، چې د بره نه تپوس وکړی او ورته چې اووائې چې وزیر صاحب دے ؟ نو وائی بره سړے دے ، چې دا بره سړے څوک دے چې کم از کم دا لږ پوائنټ آؤټ شی چې د دې معلومات وشی جی؟

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ بہت لمبا چوڑا ہو سکتا ہے، یہی بات ہے؟

جناب شاہ حسین خان: جی۔

جناب سپیکر: جی شاہ حسین خان۔

جناب شاہ حسین خان: زما ضمنی سوال دا دے چې د دې پټواریانو نه دا خلق غواړی څه؟ لکه دې غریبانانو گناه څه کړې ده چې هر وخت په پټواریانو پسې دی، د دې پټواریانو نه غواړئ څه؟ زما دا ضمنی سوال دے۔

خلیفہ عبدالقیوم: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یار بزرگ بھی کھڑے ہو گئے ہیں، خلیفہ عبدالقیوم بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔ (قہقہہ)

جناب محمد شجاع خان (وزیر مال واملاک): سر! ایک کوئسچن پہ تین ہی ضمنی سوال ہو سکتے ہیں، یہ تو پندرہ سے زیادہ ہیں؟

جناب سپیکر: ہاں بھئی تین، ہاں Maximum-----

جناب خلیفہ عبدالقیوم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی خلیفہ صاحب! ته څه وائې؟ (قہقہے) خلیفہ عبدالقیوم صاحب کا آن کریں۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ آج آپ اپنی سیٹ چھوڑ کے ادھر، یہیں سے بولیں۔

(شور)

جناب خلیفہ عبدالقیوم: جناب سپیکر صاحب! اس میں جزوی طور پر ساری لسٹیں لکھی ہوئی ہیں۔ چونکہ ہم اس اسمبلی میں بھائی بھائی ہیں اور اس طرف نہیں جاتے، بس اتنی گزارش ہے کہ جن لوگوں کا اتنا لمبا لمبا Tenure ہے، ان کو تبدیل کیا جائے اور جن کی کارکردگی پورے صوبے میں سب سے بہترین ہے، اگر اس کو کوئی ایم پی اے اپنے حلقے کیلئے Tenure پورا ہونے کے بعد طلب کرے اور منسٹر صاحب بھی آرڈر کر دیں اور اس کے باوجود بھی اس کو نہ چارج ملا ہو، نہ اس آرڈر پر عمل ہوا ہو تو منسٹر صاحب سے بھی میں گزارش کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے پورے صوبے سے درخواست کرتا ہوں کہ دیانتدار آدمیوں کو

Tenure پورا ہونے کے بعد اگر کوئی ایم پی اے اپنے حلقے میں طلب کرے تو اس کو تبدیل ہونے کے بعد جو روکا جاتا ہے، اس کا نوٹس لیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ٹھیک، سمجھ آ گئی جی۔ یہ پٹواریوں کا اتنا Interesting topic ہے کہ اس پر ہر کسی کا دل بولنے کو چاہتا ہے اور آپ بھی Interesting وزیر ہیں سارے ہاؤس میں، تو ابھی نبڑلیں جی۔

<u>جناب محمد شجاع خان (وزیر مال):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سنجیدہ یوسف صاحبہ نے جو بات رکھی تھی جی، واقعی اسی طرح تھا، مفتی صاحب نے جس طرح کہا ہے کہ بعض پٹواریوں کا Tenure چھ سال ہے اور آٹھ سال ہے تو اصل میں میرا اپنا Tenure یہاں پہ کوئی ایک مہینہ ہے اور ایک مہینے میں شاید یہ ساری چیزیں اس طرح ٹھیک نہیں ہو سکتی تھیں۔ یہ جو پٹواری ہیں، جب یہ کوسچن آیا اور اس کا جواب میرے سامنے آیا تو کل ہی ڈی او آر ڈی آئی خان کو ہدایت کر دی گئی تھی کہ دو سال سے زیادہ جس پٹواری کا بھی Tenure ہے، اس کو تبدیل کر دیا جائے اور ان شاءاللہ اگلے دو دنوں میں یہ تمام پٹواری جن کا Tenure دو سال سے زیادہ ہے، وہ سارے اپنے حلقوں سے تبدیل ہو جائیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بڑی اچھی یقین دہانی ہے، تھوڑا سا Appreciate تو کریں۔ خدا کرے، (تالیاں) یہ کامیاب ہو جائیں۔

<u>وزیر مال واملاک:</u> ثاقب اللہ خان چمکنی نے اس ہاؤس میں جو بات رکھی ہے، میں اس ریفارم کمیٹی کا خود ممبر تھا جو ارباب صاحب کی سربراہی میں بنی، میں تھا اور میرے ساتھ مخدوم صاحب تھے اور جو Recommendations اس کمیٹی میں آئیں اور جو اسمبلی میں آئیں، یہ جو سسٹم ہے، اب جس طرح نیا بندوبست جدھر شروع ہے، تو نیا بندوبست جدھر شروع ہے، وہاں پر پٹواری کیساتھ اس کے علاوہ جو پٹواری بھرتی ہو رہے ہیں بندوبست کیلئے، لیکن اس کے علاوہ وہاں پر کمپیوٹر آپریٹر بھرتی ہو رہا ہے جو آئندہ پٹواری کا کام کریگا، وہاں پر 'سرویئر' بھرتی ہو رہا ہے جو پٹواری کی جگہ پیمائش کریگا تو نئے بندوبست میں تو وہ بالکل ایک ماڈرن کے، اس میں پٹواری کا Role صرف اتنا ہو گا کہ وہ شہادت کیلئے کورٹ جایا کریگا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کب سے شروع ہو گا؟

<u>وزیر مال واملاک:</u> جدھر جدھر بھی نئے بندوبستیں شروع ہیں، وہاں پر یہ سسٹم ابھی سے لاگو ہو چکا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاگو ہو چکا ہے۔

وزیر مال واملاک: اوراس کے علاوہ پہلے جو پراجیکٹ تھا جی، پشاور کے چار حلقوں میں اس پر 70% کام مکمل ہو چکا ہے، اس پہ صرف 30% کام رہتا ہے اور ان شاء اللہ وہ تین چار حلقے اگلے دو تین مہینوں میں مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہو جائیں گے اوراس کے علاوہ سات اضلاع کو مزید اس میں شامل کیا گیا ہے، ان سات اضلاع کے کمپیوٹرائزیشن کا یہ جو پراسس ہے، وہ جلد سے جلد ہم مکمل کر سکیں۔ جاوید عباسی صاحب نے جو بات رکھی جی کہ پٹواری کی تبدیلی ڈی او آر کرتا ہے اور یہ اس کا کام ہے کیونکہ وہ اس کے سارے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی دیکھ بھال، وہ ڈی او آر اس کی تبدیلی کرتا ہے۔ اس اسمبلی میں ضرور اس پر دو دو دن بھی ڈسکشن ہوتی رہی ہے لیکن جب تک یہ سسٹم کمپیوٹرائز نہیں ہوتا ہے تو یہ مسائل اسی طرح رہیں گے اور یہ جو بات جس کی نشاندہی کی گئی ہے، اگلے دو دن میں ان شاء اللہ خدا کے فضل سے یہ تمام لوگ تبدیل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ولې ثاقب الله خان ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، په دیکښې د کمپیوټرائزیش چې کومه خبره ده هغه ډیره ښه خبره ده سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: هاں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کمپیوټرائزیشن ډیره ښه خبره ده جی خو سر خبره په دې اسمبلۍ کښې مونږ ته منسټرانو صاحبانو، شازی خان صاحب خو اوس راغلو خو مخکښې دا دوه درې ناست هم دی دلته، دوئ مونږ له ایشورنسز هم راکړی دی سر چې چرته مسئلې کیږی، په هغې کښې دوه درې ایشورنسز دا وو چې فرض کړه چې دا کمپیوټرائزیشن خو پراسیس دے، دا به ټائم اخلی جی، یؤ ایشورنس دوئ مونږ ته دا راکړے وو چې مونږه دا وئیلی وو چې دا پټواریان به ټول په خپل آفس، دفتر چې دے کنه جی، هغه به په حلقه کښې کښینی، ټهیک ده سر، هغه ایشورنس راغلے دے، په هغې کښې کمشنر لیټر هم لیکلے وو، دې اسمبلۍ ایشورنس کړے وو خو په هغې باندې عمل نه دے شوے۔ سیکنډ سر، مونږه ورکښې دا هم یؤ ایشورنس، دا مخکښې دلته نه ایشورنس دغه شوے وو او بیا

هغه تلے هم دے جی، لیټر هم کمشنرانو لیکلے دے خو په هغې باندې عمل شوے نه دے چې مونږه ورکښې دا یؤ Suggestion کړے وو چې انتقال کله کیږی نو هغه د خلق کهلاؤ کوی او زمونږه ورکښې دا Recommendations وو چې په جمات کښې د جمعې په ورځ، جامع مسجد چې د کومې علاقې وی، هغه ځائے کښې د د جمعې په ورځ اعلانونه کیږی چې دا به کیږی، انتقال کښې مسئلې دی، هغه ورکښې وی۔ سر، هغه ایشورنس هم په لیټر کښې کمشنرانو لیږلے دے، عمل پرې نه دے شوے جی، نو زمونږه دا پراسیس د کمپیوټرائزیشن د دې ټولو، دا خو Already دے۔ بیا سر، زوړ مونږه چې دلته کمیټئ ته تاسو ریفر کړے وو بزنس، په هغې کښې مونږه یؤه خبره کړې وه ایس ایم بی آر صاحب ته، اوس خو بل ایس ایم بی آر صاحب راغلے دے، په هغې کښې مونږه دا خبره کړې وه چې بهئی ترڅو پورې د ګورنمنټ دا ټیکس تاسو په دې پټواریانو صاحبانو باندې راغونډوئ او چې دا ډائریکټ په بینک کښې نه داخلیږی نو دا مسئلې به کیږی۔ ټیکس کمول زیاتول، ایګریکلچرل لینډ چې دا تاسو فکس نه کړئ نو مهربانی وکړئ چې دا شیډول بینکس دی، په دې باندې تاسو د هغوی سره خبره وکړئ چې دا ټیکس ډائریکټ خلق، لکه چې د لائسنس ټیکسونه ورکوئ، د ګاډو ټیکسونه، نو سر په دې باندې د کار وشی جی چې هغه ځومره زر کیدے شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بہت لمبا Topic ہے۔ منسٹر صاحب! یہ جو ایشورنسز آپ اس فلور پر دے چکے ہیں کہ پٹواری اپنے حلقے میں بیٹھیں گے، ایک اس کو Implement کرائیں تو شاید تھوڑی بہت بات کچھ سدھر جائے گی لیکن کمشنرز کو اسی طرح جس طرح پہلے ادھر ہمارے فعال کمشنرز تھے، انہوں نے ٹھیک ٹھاک بٹھایا تھا، ابھی ایک ایشورنس جو ادھر آپ لوگوں کی بار بار آئی ہے تو ہر پٹواری کو اپنے حلقے میں بٹھائیں۔ باقی اس پر ریونیو کمیٹی ہے، اس کے چیئرمین کو میں ایک ریکویسٹ کرونگا کہ وہ ضرور اس کی میٹنگ کروائیں اور آپ سب کو دعوت دے دیں تاکہ آپ اس میں آجائیں۔ یہ ڈیٹیل ڈسکشن کیلئے دے دیں، پانچ منٹ کے کوسچن پر کوئی تقریر نہیں ہوتی، کوسچن پر تقریر نہیں ہوتی ہے، وہ بھی لمبا ہو گیا ہے۔ میری رولنگ آ گئی کہ ریونیو کمیٹی کی میٹنگ بلائے گا اور آپ اس میں چیف گیسٹ ہونگے۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، مفتی کفایت اللہ، کوسچن نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: 63۔

جناب سپیکر: جی۔

* 63 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر محنت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل سیکورٹی میں مختلف کیڈرز کی بعض آسامیوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اور بعض کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کن کن آسامیوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اور کن آسامیوں کو نہیں کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) اپ گریڈ کرنے کا طریقہ کار کیا ہے، نیز رہ جانے والی آسامیوں کو کب تک اپ گریڈ کیا جائے گا؟

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) ادارہ سماجی تحفظ صوبہ خیبر پختونخوا میں ادارہ ہذا کی 'گورننگ باڈی' کے فیصلے کے تحت درج ذیل آسامیوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ متعلقہ حکم ناموں کی نقول ایوان کو فراہم کی گئیں۔

نمبر شمار	آسامی کا نام	پرانا پے سکیل	نیا اپ گریڈ پے سکیل
01	ڈائریکٹر جنرل	19	20
02	ڈائریکٹرز	18	19
03	ڈپٹی ڈائریکٹرز	17	18
04	سوشل سیکورٹی آفیسرز	16	17
05	کمپیوٹر آپریٹرز	11	12

(ii) ادارے کی 'گورننگ باڈی' ایک پالیسی ساز فورم ہے جس میں ادارے سے متعلق فیصلے ممبران کی سفارش (Recommendations) و رضامندی سے کئے جاتے ہیں۔ 'گورننگ باڈی' درج ذیل ممبران پر مشتمل ہے:

1۔ وزیر محنت حکومت خیبر پختونخوا (چیئرمین)

2۔ سیکرٹری محکمہ محنت حکومت خیبر پختونخوا (سیکرٹری / ممبر)

3۔ سیکرٹری محکمہ صحت حکومت خیبر پختونخوا (ممبر)

4۔ سیکرٹری محکمہ مالیات حکومت خیبر پختونخوا (ممبر)

5۔ سیکرٹری محکمہ صنعت حکومت خیبر پختونخوا (ممبر)

6۔ ڈائریکٹر جنرل محکمہ صحت حکومت خیبر پختونخوا (ممبر)

7۔ آجر کے دو نمائندے (ممبر)

8۔ اجیر کے دو نمائندے (ممبر)

مختلف آسامیوں کو اپ گریڈ کرنے کا عمل مکمل ہو چکا ہے، فی الوقت مزید آسامیوں کی اپ گریڈیشن زیر غور نہیں۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے سوال کیا تھا کہ کن آسامیوں کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا، اس کی تفصیل فراہم کی جائے اور جو اپ گریڈ نہیں کرتے، اس کی وجوہات بتائیں؟ تو انہوں نے مجھے مکمل تفصیل نہیں دی ہے۔ کن کن آسامیوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اور کن آسامیوں کو نہیں کیا گیا، تفصیل فراہم کریں؟ تو انہوں نے ان آسامیوں کی تفصیل تو دے دی ہے جن کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے لیکن جن کو اپ گریڈ نہیں کیا، اس کی تفصیل نہیں دی گئی اور اس کی وجہ بھی نہیں بتائی۔ یہ ایسا ہوتا نہیں، شروع کے اندر ایک محکمہ ہوتا ہے، اس کی تشکیل ہوتی ہے تو اس کیلئے عارضی طور چند پوسٹیں آتی ہیں، بعد میں اس کا حجم بڑھ جاتا ہے، اس کا کام بڑھ جاتا ہے، پھر وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آدمی اس پوسٹ پر مناسب نہیں ہوگا، اس کو اپ گریڈ کر دیا جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی کفایت اللہ: جب یہ تشکیل نہیں ہوتی ہے تو پورے لوگ جو نیچے سے اوپر تک، ان تمام کو اپ گریڈ کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے جن کو چھوڑا، اگر اس کی وجہ بتادیں تو میں مشکور ہونگا۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، پلیز۔ ریونیو منسٹر صاحب! آپ کا ہے جی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! میرا بھی ایک سپلیمنٹری ہے سر۔

جناب سپیکر: نو د مخکښې نه وايه چې او، ما منسټر صاحب پا څولو۔ تقریر نہیں، خالی سپلیمنٹری ہوگا۔

محترمہ نور سحر: سپلیمنٹری ہے سر۔ سر، میرا چھوٹا سا سپلیمنٹری ہے۔ میں نے منسٹر صاحب سے ایک ریکویسٹ کرنی ہے کہ جو ان کا لوکل ویلفیئر بورڈ ہوتا ہے جس میں ان کی جو سلیکشن ہوتی ہے تو اس میں ایم پی ایز کی وہ ایڈ جسٹ کروادیں۔

Mr. Speaker: This is not supplementary-----

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ملک عبدالستار خان، پلیز۔ صرف سپلیمنٹری سوال کریں۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ مفتی صاحب کا جو سوال ہے، اس پر سپلیمنٹری کوئسچن یہ بنتا ہے کہ محکمہ سوشل سیکورٹی میں مختلف کیڈرز کے جن لوگوں کو وہ اپ گریڈ کر رہے ہیں اور اس کیلئے 'گورننگ باڈی' ہے اور اس میں ہمیں جو تفصیل دی ہے تو اس میں ڈائریکٹر جنرل ہیں، ڈائریکٹرز ہیں، ڈپٹی ڈائریکٹرز ہیں، سوشل سیکورٹی آفیسرز اور کمپیوٹر آپریٹرز ہیں، تو گیارہ سکیل سے نیچے جو لوگ ہیں، کیا ان کو حق نہیں پہنچتا اپ گریڈ ہونے کا؟ بنیادی چیز ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔ آنریبل شیر اعظم خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مسٹر سپیکر، آنریبل ایم پی صاحب نے جو کوئسچن اٹھایا ہے، مفتی صاحب نے، Originally یہ ہم نے جو پوسٹیں اپ گریڈ کی ہیں، This is to bring all the posts at par with the rest of the Provincial Government Departments. For an example زمونږ ډپټی ډائریکټر چې وو He was working in grade 17 او ډائریکټر چې وو، هغه ګریډ 18 کښې وو، Now we have brought it at par with the Provincial Government Departments, because Employee Social Security Institution is functioning under the rules and regulations and Rules of Business of the Provincial Government, not of the Federal Government. So we have just brought it at par with the Provincial Government Departments. Director is now in grade 19, as in the other Departments of the Provincial Government. Assistant Director is in grade 17 and accordingly Director General has been upgraded; this post has been upgraded to grade 20. This is what we have done under the law. Any things else?

Mr. Speaker: Thank you.

Minister for Labour: Thank you.

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب Again، سوال نمبر جی؟

مفتی کفایت اللہ: په دې زوړ باندې مونږه مطمئن شو؟

جناب سپیکر: دا سوال نمبر جی وایئ، مفتی صاحب! نن ډیره لویه ایجنډا ده۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: دا 64 دے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: 63 کہ 64 دے ؟

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: دا 63 او شو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا 63 او شو، سوال نمبر 64۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

* 64 _ <u>مفتی کفایت اللہ</u>: کیا وزیر محنت وافرادی قوت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) وزیر اعظم صاحب نے پچھلے سال لیبر ملازمین کی تنخواہ چھ ہزار جبکہ موجودہ سال بجٹ کے موقع پر لیبر ملازمین کی کم از کم تنخواہ سات ہزار مقرر کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے میں ان اداروں، کمپنیوں اور فیکٹریوں کی فہرست فراہم کی جائے جو لیبر ملازمین کو مقررہ تنخواہ سے کم تنخواہ دیتی ہیں؛

(ii) محکمہ نے اس قانون شکنی پر کیا اقدامات اٹھائے ہیں، پچھلے تین سالوں میں عائد جرمانے کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت)</u>: (الف) ہاں یہ درست ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے حکومت سنبھالتے ہی محنت کشوں کی کم از کم اجرت میں اضافہ کیا اور اسے چھ ہزار روپے ماہانہ کی شرح سے مقرر کیا اور یوم مزدور یکم مئی 2010 کو لیبر پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے محنت کشوں کی کم از کم اجرت چھ ہزار روپے سے بڑھا کر سات ہزار روپے کر دی۔ اس پر حکومت خیبر پختونخوا نے باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا ہے اور یہ کم از کم اجرت یکم جولائی 2010 سے محنت کشوں کو واجب الادا ہے۔

(ب) (i) جہاں تک ان ادارہ جات کی فہرست کا تعلق ہے جو حکومت کی مقرر کردہ کم از کم اجرت سے کم تنخواہ دیتے ہیں تو اس سلسلہ میں معزز رکن اسمبلی کے علم میں یہ امر لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بسا اوقات اس طرح ہوتا ہے کہ ایک ادارہ ایک موقع پر کم از کم اجرت کی ادائیگی کرتا ہے مگر دوسرے موقع پر اس سے روگردانی کرتے ہوئے پایا جاتا ہے، لہذا ایسے ادارہ جات کی حتمی فہرست مرتب کرنا تقریباً ایک ناممکن امر ہے تاہم محکمہ محنت کم از کم اجرت کے نفاذ کیلئے شبانہ روز کوششوں میں مصروف ہے اور مجوزہ شرح

اجرت کی ادائیگی سے روگردانی کرنے والوں کو چالان کرتا ہے اوران کو قانون کے کٹہرے میں لاکھڑا کرتا ہے اور عدالت روگردانی کرنے والوں کو سزا دیتی ہے۔

(ii) گزشتہ تین سالوں میں محکمہ محنت کی کم از کم اجرت کے قانون کے نفاذ کے سلسلے میں کارکردگی درج ذیل رہی ہے:

معائنہ جات	چالان کی تعداد	فیصلہ کردہ کیسز کی تعداد	عائد کردہ جرمانہ
2483	3327	2460	730,002/-روپے

جناب سپیکر: جی، سپلیمنټری سوال شته؟

مفتی کفایت اللہ: نه جی، زه خو په دیکښې د محکمې ډیر زیات تعریف کوم جی، دوئ ډیر ښه جواب راکړے دے، ډیر ښه تیارے ئے کړے دے اګرچه دا سوال بار بار تلے دے، دوئ ما سره پوره ډاکیومنټس، تعاون ئے کړے دے جی او I will appreciate it۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔Again مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر جی؟

مفتی کفایت اللہ: دا دوئ غلطی کړې ده جی، دا 64 سوال دے، دا بیا په 65 کښې راغلے دے، بیا راغلے دے، بیا راغلے دے، دا سوال هغه یو دے۔

جناب سپیکر: هم هغه یو دے؟

مفتی کفایت اللہ: او۔

جناب سپیکر: دا څه وائی، دا زمونږه سیکرټریټ څه کوی؟

مفتی کفایت اللہ: دا د سیکرټریټ غلطی ده۔

جناب سپیکر: هں؟

مفتی کفایت اللہ: الفاظ وګورئ۔

جناب سپیکر: نه دا ضروری خبره ده، د دې نوټس واخلئ چې دوئ څه وائی؟

جناب شاہ حسین خان: د سیکرټریټ غلطی نه ده جی۔

جناب سپیکر: بس دا Satisfied دے خو لږ ئے چیک کړئ چې دا یو ځل وی، یو رنګ وی۔ مفتی صاحب Again، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 65 جی۔

جناب سپیکر: 65 کہ 66 دے جی؟

مفتی کفایت اللہ: نہ جی دا 66 بیا نشتہ مخکښې جی، 65 دے۔

جناب سپیکر: څہ کنفیوژن مو پیدا کړے دے، دا اوس زہ 65 تہ لاړ شم کہ 64 تہ؟

مفتی کفایت اللہ: 65 جی۔

جناب سپیکر: اچھا 65۔ جی کوئسچن نمبر 65۔

* 65 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر محنت وافرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ محنت نے مختلف بینکوں میں رقم جمع کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے کن کن بینکوں میں کتنی رقم کن شرائط پر جمع کی ہے، نیز یہی رقم بینک آف خیبر میں نہ رکھنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): (الف) یہ درست ہے کہ ادارہ سماجی تحفظ خیبر پختونخوا (ESSI) نے مختلف بینکوں میں رقوم جمع کی ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا نے بینک آف خیبر کے علاوہ دیگر بینکوں میں رقوم جمع کی ہیں کیونکہ ان بینکوں کی شرح منافع بینک آف خیبر سے زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں ایک سے زیادہ بینکوں میں رقوم رکھنے سے سرمایہ زیادہ محفوظ رہتا ہے۔

محکمہ ہذا نے درج ذیل بینکوں میں رقوم جمع کی ہے۔

1۔ بینک آف خیبر جی ٹی روڈ برانچ پشاور

2۔ میزان بینک چوک یادگار پشاور

3۔ نیشنل سیونگ سنٹر پشاور صدر

4۔ نیشنل بینک کینٹ برانچ صدر روڈ پشاور

5۔ یونائیٹڈ بینک کینٹ برانچ پشاور

6۔ سمٹ بینک پشاور صدر

7۔ مسلم کمرشل بینک کوہاٹ روڈ برانچ پشاور

8۔ بینک السلامی جمرود روڈ برانچ پشاور

(رقوم کی مقدار اور شرائط کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ آپ نے خیبر بینک میں اپنی رقم کیوں نہیں رکھی؟ تو انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ ان کا نیٹ پرافٹ کم ہے۔ ظاہر ہے جب کسی محکمہ کو نیٹ پرافٹ کم ملتا ہے خیبر بینک سے تو وہ دوسرے بینکوں کے پاس جائے گا اور چونکہ وہ ہمارے صوبے کا اکلوتا بینک ہے تو ہمارا تو یہی خیال ہے کہ زیادہ بزنس اس میں Invest ہونی چاہیئے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وزیر خزانہ یہ جواب دیں کہ آخر اس کا نیٹ پرافٹ کیوں کم ہے دیگر بینکوں کے مقابلے میں؟

جناب سپیکر: وزیر خزانہ صاحب تو تشریف فرما نہیں ہیں، کون دے سکتا ہے؟ نہیں وہ تو فریش کوئسچن میں آتا ہے، پھر اس سوال سے مطمئن ہیں۔ وزیر خزانہ والا کوئسچن نیا ہے، وہ نیا کوئسچن لائے گا۔ Next، جی مفتی کفایت اللہ صاحب، Next۔

مفتی کفایت اللہ: میرے حساب سے تو ختم ہو گئے ہیں، پتہ نہیں کہ سیکرٹریٹ کیا کرتا ہے؟ دیکھیں جی یہ انہوں نے کنفیوژن پیدا کی ہے کہ 65 ایک بار آ رہا ہے، دو بار آ رہا ہے، تین بار آ رہا ہے، اب ہم گلہ کرتے ہیں تو پھر ان کو شکایت ہو جائے گی۔ یہ بینک کی بات دوسرے میں بھی ہے، تیسرے میں بھی ہے، چوتھے میں بھی ہے، نمبر ایک ہے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ڈیپارٹمنٹ کو، (مداخلت) نہیں، ان کو ڈائریکشن دے دیں کہ Repetition وہ کر رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں؟ (مداخلت) نہیں آپ نے ایسا گول مول کوئسچن بھیجا ہے جس میں چار۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سوال ایک ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں سوال ایک ہے لیکن۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سیکرٹریٹ سے غلطی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، مجھے جواب مل گیا۔ آپ نے تین چار ڈیپارٹمنٹس کو، جو آپ کی اپنی۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، نہیں، ایسا ہے جی کہ جنگل کے بادشاہ، جنگل کے بادشاہ سے کس نے پوچھا ہے کہ وہ انڈے دیتا ہے یا بچہ دیتا ہے۔ ہمارا سیکرٹریٹ جنگل کا بادشاہ ہے، وہ جس طرح کرنا چاہے کر لیتا ہے، تو آج کئی دفعہ ان کی غلطی سامنے آ گئی۔ میں عذر کرتا ہوں، شرمندہ بھی ہوں لیکن غلطی ان کی ہے۔ کنفیوژن

اس طرح ہے کہ 65 کو ایک بار پیش کیا، 65 کو دوسری بار پیش کیا، 65 کو تیسری بار پیش کر دیا، تو آپ کہتے ہیں کہ Again تو میں 65۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، جواب میں یہ کہتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ سے یہی آئے ہیں اور اسی Sequence سے دیئے ہیں لیکن داد دیتے ہیں مفتی صاحب کو کہ ایک سوال میں پانچ ڈیپارٹمنٹس کو رگڑ دیتے ہیں۔

Questions' Hour is finished.

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> ان معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: محترمہ یاسمین پیر محمد خان صاحبہ 27-08-2012 و 28-08-2012؛ ڈاکٹر یاسمین نازلی جسیم صاحبہ 27-08-2012 و 28-08-2012؛ محمد علی خان صاحب 28-08-2012 تا 31-08-2012؛ ہمایون خان صاحب 28-08-2012؛ ڈاکٹر حیدر علی صاحب 28-08-2012؛ ثناء اللہ میانخیل صاحب 28-08-2012 و 29-08-2012 اور فائزہ بی بی رشید صاحبہ 28-08-2012۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The leave is granted.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ابھی ایک منٹ، دو اور صاحبان نے بھی، انجینئر سجاد اللہ 28-08-2012 اور امتیاز خان شاگئی 28-08-2012۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted to these two honorable MPAs?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The leave is granted.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی بسم اللہ پڑھیں، کیا ہے؟ ہاں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، میں مشکور ہوں مفتی صاحب کا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کوۀ کوۀ، دا تهول کوۀ۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر! میری گزارش یہ ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اسرار اللہ گنڈاپور، ایک منٹ۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جی۔ سر، یہاں پر ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا اپنا ہاؤس ہے، سب کو موقع ملے گا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، طریقہ کار یہ رہا ہے کہ دو دن کا بریک آجاتا ہے جس کی وجہ سے Thursday جو ہے، وہ ہمارا 'پرائیویٹ ممبر ڈے' ہوتا ہے لیکن وہ اس بیچ ختم ہو جاتا ہے تو سر، میری یہ گزارش ہے کہ اگر آج بھی آپ دو دن چھٹی کریں اور پھر اس کو Adjourned کریں جمعہ تک، تو مہربانی کر کے جمعہ کو آپ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' لے لیں کیونکہ ہماری کافی بزنس رہ جاتی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ معزز اراکین کی مرضی ہے جس طرح آپ کہیں گے، اسی طرح ہو گا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ کسی وجہ سے 'پرائیویٹ ممبر ڈے' Consider نہیں ہو جاتا یا چھٹی ہو جاتی ہے یا بجٹ میں اس کو ہوتا ہے تو In lieu of that آپ کو Next day ہمیں دینا پڑے گا، تو یہ آپ کی Discretion ہے کہ آپ کریں گے۔

جناب سپیکر: چھٹی میں تو ٹھیک ہے لیکن دوسرا آپ کا اپنا ہاؤس ہے کہ اگر ہاؤس اجازت دیتا ہے تو Friday-----

<u>Mr. Israrullah Khan Gandapur</u>: Mr. Speaker! Friday will be Private Members' Day.

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, okay, Friday will be Private Members` Day

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی جاوید صاحب، جاوید ترکئی صاحب۔

رسمی کارروائی

(صوابی میں زیر تعمیر سکول میں بم دھماکہ)

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی چې په پوائنټ آف آرډر باندې مو ما له اجازت راکړو چې ستاسو سره ډیره ضروری خبره وکړم۔ زه په پوائنټ آف آرډر باندې ځکه پاځیدمه چې دا ډیره ضروری او ډیره اهمه خبره ده۔ په ننی تاریخ باندې په تیره شوې شپه باندې Under construction Government Girls High School کښې بم بلاسټ شوے دے، زما په Constituency کښې په ډاګئ کښې جی، او پوره بلډنګ ئے غورزیدلے دے جی، نو اوس سحر زما د سټینډنګ کمیټۍ میټنګ وو او هغې له زه راونه رسیدم او هلته زه یوه ګهنټه ولاړ ووم جی۔ دا زما په Constituency کښې شپږم سکول دے-----

جناب سپیکر: بابک خان!۔۔۔۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: یؤ منټ جی، ما خبره نه ده ختمه کړې جی۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب!

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: یؤ منټ جی، یؤ منټ ما خبره نه ده ختمه کړې۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب! تھوڑی سی اس کو توجہ دے دیں۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: یؤ منټ جی، یؤ منټ جی۔

جناب سپیکر: آپ بولیں، آپ کو بولنے کی اجازت ہے۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: صحیح شوه جی۔

جناب سپیکر: صرف منسٹر صاحب کی توجہ آپ کی طرف دلا رہا ہوں۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: مونږه ګڼی وایو چې مونږه۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ سے ڈرتے ہیں۔ اتنی اچھی شکل اور مونچھیں رکھی ہیں تو ہم کیا کریں گے؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: مہربانی۔

جناب سپیکر: جی۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: سپیکر صاحب، که مونږه دا ګڼړو چې مونږه Safe یو خو مونږه Safe نه یو۔ زه دا وایم چې ټهیک شوه زمونږه ښارونه به په امن وی خو زمونږه کلی او زمونږ ضلعې په امن نه دی، خاصکر صوابی جی۔ په صوابئ کښې داسې ډیر زیات کیسونه شوی دی، د مختیار خان په حلقه کښې هم، په روژه کښې په سکولونو کښې بم بلاسټس شوی دی او خاصکر د زنانؤ په سکولونو کښې، زما په Constituency کښې د دې نه مخکښې هم شپږو سکولونو کښې بم بلاسټس شوی دی او د افسوس خبره دا ده چې زمونږه ډی سی او او ډی پی او په دې خبرو کښې بالکل انټرسټ نه اخلی او هغوی بالکل فیل شوی دی په دې خبره کښې۔ بله د افسوس خبره دا ده چې په دې ملک کښې د ضرورت نه زیات انټیلی جنس ایجنسیانې دی خو بیا په شا د یؤ بل سره کوآرډینیشن نه کوی او نه د دې خبرو تپوس کوی جی۔ مونږه مخکښې هم په دې خبره باندې پاڅیدلی وو او منسټر صاحب ته مو وئیلی وو چې کوم سکول کښې بم

بلاسټ وشي نو برائے مهرباني د هغې د 'ري کنسټرکشن' د پاره ډير زيات په تعدئ سره کوشش پکار دے۔ په سوات کښې هم داسې کيسونه شوي دي، هلته سکولونه 'ري کنسټرکټ' شوي دي خو زما په Constituency کښې په يؤ سکول باندې تراوسه پورې کار نه دے شروع شوے جي۔ د دې سره د ماشومانو ټائم هم ضائع کيږي او ورسره ورسره نورې مسئلې زياتيږي جي۔ دا سکول بالکل د کلي په مينځ کښې وو جي-----

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک شوه جي۔

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئ</u>: نو مونږه تاسو ته دا درخواست کوؤ چې هلته کوم ايډمنسټريشن دے، ډي سي او دے، ډي پي او دے، د هغوی نه تپوس وکړئ چې ولې داسې کيږي جي؟ او مطلب دا دے چې هغوی دې طرف ته توجه نه کوی او بله خبره هم کوم جي، يوه بله خبره هم کوم جي۔

<u>جناب سپیکر</u>: ودريږه چې دا جواب خو ملاؤ شی کنه۔

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئ</u>: سپيکر صاحب! يؤ پيره پاځيدلے يم يؤ منټ بل راکړئ جي۔ بله غټه مسئله د لوډ شيډنګ ده جي، چې څومره لوډ شيډنګ په روژه کښې شوے دے والله دا د پاکستان په هسټرۍ کښې دومره سختې روژې مونږه نه دي ليدلې او څومره لوډ شيډنګ چې شوے دے، هغه ډير بے انتها وو جي۔ اوس هم زمونږ په حلقه کښې په صوابئ کښې د ټرانسفارمرو سوزيدلو ډيره غټه مسئله ده جي، بلا ټرانسفارمرې هر وخت درې څلور زما په Constituency کښې او په نورو Constituencies کښې ټرانسفارمرې سوزی خو ډيره د افسوس خبره ده چې واپډا يا پيسکو دې طرف ته توجه نه ورکوی۔ يؤ Reclamation center دے په نوښار کښې، هلته کله تيل نه وی، کله ورسره Coil نه وی نو دا هم يوه ډيره Burning issue ده چې دې طرف ته هم توجه ورکول غواړی چې لوډ شيډنګ او ورسره ټرانسفارمرز چې کوم سوزی، دې طرف ته د حکومت توجه ورکړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: *تھینک یو جی۔ بابک صاحب! یہ جو بلاسٹس کے کیسز ہیں، اس پر ذرا آپ جواب دیں۔*

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: مهرباني جي۔ سپيکر صاحب، جاويد خان چې کوم طرف ته توجه راواړوله، بالکل دا د دوئ حلقه ده۔ ډاګئ کلے

دے ، هلته بیگاه دوه بجې، دوه نیمې بجې دهماکه شوې ده بلکه دهماکې شوې دی او ډیرې لوئې دهماکې وې ځکه چې تقریباً سحر وخت وو، تقریباً نیمه صوابئ د هغې په آواز باندې پوهیدلې ده او دا 'ری کنسټرکشن' زمونږ د سکول روان وو، 'انډر' کنسټرکشن وو، دا سکیم چې زمونږ کوم وو، دا د دوئ په حلقه کښې په ډاګئ کښې، دا هم د 'ری کنسټرکشن' سکیم وو، دو ډهائی کروړ روپئ چې کوم دے مونږ د هغې د پاره مختص کړې وې او د بدقسمتئ نه د هغې په دروازو او دیوالونو کښې Cracks راغلی دی، پکو ته، 'الیکټریفیکیشن' ته ډیر زیات نقصان رسیدلے دے او د جاوید خان د دې یوې خبرې سره بالکل مونږه اتفاق نه کوؤ ګنی چې خدائے مه کړه زمونږ ډی پی او یا زمونږ پولیس فورس چې دے یا زمونږ نور فورسز چې دی، هغه غافله دی خو بد قسمتی دا ده چې د تیرو څو میاشتو نه په صوابئ کښې په سکولونو کښې دا افسوسناک واقعې چې دی، هغه روانې دی او د صوبې په نورو حصو کښې هم د بد قسمتئ نه دغه افسوسناکه واقعې چې دی، دا روانې دی نو د دې نه د ایجوکیشن ډیپارټمنټ ایمپلائز چې دی، اهلکار چې دی، هغه هم غافله نه دی او هغه ظالمان چې دا سې سکولونو ته نقصان رسوی، هغوی په چوبیس ګهنټو کښې د یؤ دا سې وخت په انتظار وی چې په کوم وخت هغوی ته موقع ملاویږی چې هغوی دا افسوسناکه، مونږ ته په دې باندې ډیر زیات افسوس هم دے او د 'ری کنسټرکشن' په حواله باندې چې دوئ خبره وکړه، زمونږ حکومت چې دے ، صوبائی حکومت په ټوله صوبه کښې بیشکه په یو ځائې کښې به مخکښې کار شروع شوے وی، بل ځائې کښې به کار لیټ شروع شوے وی خو دا ډیر زیات اماؤنټ په دیکښې Involve دے ، زمونږ کوشش دا دے چې څومره زر کیدے شی چې د 'ری کنسټرکشن' دا عمل چې دے ، دا مونږه سر ته اورسوؤ خو سپیکر صاحب، بل طرف ته که مونږه وګورو نو د روزانه په بنیاد باندې، د روزانه په بنیاد باندې تاسو په اخباراتو کښې ګورئ، تاسو په ټیلی ویژن باندې وینئ، تاسو ته دغسې هم معلومیږی چې د روزانه په بنیاد باندې د دې صوبې په مختلف حصو کښې زمونږ یؤ نه یؤ سکول ته نقصان رسی یا دوه سکولونو ته نقصان رسی نو زما یقین دا دے چې دا عمل چې د کومو ظالمانو د طرف نه کیږی نو په مونږ باندې دا هم لازمه ده چې د هغې هم

ډیر سخت مذمت وکړو او کمیونټی چې ده چې هغه'موبلائز' کړو چې د فورسز سره سره دا د عوامو د کمیونټی هم ذمه واری جوړیږی، د منتخب نمائندګانو هم زمونږ د ټولو ذمه واری جوړیږی چې مونږه کوشش وکړو چې د هغه ظالمانو لاسونه ونیسو۔ ډیره زیاته مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ عبدالاکبر خان! یہ بم دھاکوں میں آپ کے سکولز گر گئے تھے، وہ بن گئے؟

جناب عبدالاکبر خان: میں مشکور ہوں، میں بولنے والا تھا لیکن جناب سپیکر، جب اس پر کام سٹارٹ ہوگا تو میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرونگا کہ وہ سکولوں پر تقریباً کام شروع کریں۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جاوید صاحب! آپ پڑھے لکھے آدمی ہیں، جب دوسرا ممبر صاحب بول رہا ہو تو آپ Kindlyاس کو ذرا۔۔۔۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میں نے ان کو موقع دیا تھا نا، آپ تو بڑے خوش قسمت تھے کہ آپ کا سکول سٹارٹ ہوا، میں نے بھی دو سکولوں کے نام دیئے تھے، وہ تو ابھی تک ویسے کے ویسے پڑے ہیں۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یار جاوید خان! تھوڑا سا آپ صبر سے کام لے لیں، آپ ذرا بیٹھ جائیں، آپ کو جب فلور مل جائے تب بات کریں، میں خود ڈائریکٹیو دے رہا ہوں۔ یہ عبدالاکبر خان! آپ کیساتھ دو سکولوں کے اور نام پکارے تھے جو بد قسمتی سے میرے حلقے میں آرہے ہیں، اس پر تو ابھی تک کچھ کام شروع نہیں ہوا۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ټهیک شوه، ټهیک شوه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! دا غلطی شته، جاوید خان هسې نه دے لګیا۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زه د هغې وضاحت وکړم چې دا USAID مونږ ته Thirty million dollars چې دی، هغه Pledge دے، ان شاء الله که خیر وی Within۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا درې کاله وشو، دا دریم کال دے چې دا سکولونه غورزیدلی دی خو ترا وسه۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: د فنډنګ ډیره زیاته مسئله ده، د فنډنګ ډیره لویه مسئله ده، ان شاء اللّٰہ چې فنډنګ وشی نو په ټوله صوبه کښې به۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډیر غفلت دے جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: او په ټوله صوبه کښې به 'ری کنسټرکشن' وکړو۔

جناب سپیکر: جی، اوس وایه جاوید صاحب! جی جاوید صاحب۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: هسې ګوره یو یو چوکیدار، چوکیدار له څه ټوپک ورکړئ، څه Repeater ورله ورکړئ، د یو چوکیدار په ځائے دوه چوکیداران کړئ۔ تاسو چې د سحر نه واخله تر ماښام پورې افسوس کوئ، په افسوس باندې خو څه نه کیږی؟ بل د ډی سی او سره کښیاستل پکار دی، د ډی پی او سره کښیاستل پکار دی، په دې چې زمونږ چې کوم چوکیداران دی، هغوی له اسلحه پکار ده۔ یو چوکیدار دے، هلته دوه پکار دی، چې دوه وی هلته کښې څلور پکار دی جی۔ ورسره ورسره سپیکر صاحب، دوئ ته ما اووئیل چې یوه بجه دهماکه شوې ده او دا پراجیکټ چې دے د دوه کروړو نه دے جی، This is thirty millions ji، د درې کروړو د پاسه پراجیکټ دے جی، نو 'ټائمنګ' هم غلط دے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ دا سې ده جی، دا ډیره اهم ایشو ده او بابک صاحب په ډیره ښه طریقه جواب ورکړو خو دوئ د سکول سره نورې خبرې هم 'ټچ' کړې۔ اهمیت د دې خبرې هم په دې پکار وو چې دوئ د سکولونو پورې محدود ساتلې وے۔ یو دا خبره چې په انتظامیه باندې نیغ په نیغه Objection کول، بل د امن و امان دا سې سوال وچتول چې ګنی بالکل هر څه ناکام دی، دا هغه سوالونه دی چې خپله ایشو دباؤول دی او غیر سیاسی، مطلب سیاست ته مینځ ته تلل دی۔ دیکښې شک نشته چې سکولونو ته نقصان رسی، د

سکولونو ازاله په دیکښې نه کیږی چې دوه څوکیداران ورته کښینی، کوم څوکیدار چې دے هغه هم د دغې خلقو خپل وی، هغه یو څوکیدار خو د ډیوټی وکړی او چې سزا ورله ورکوې نو شل کسه د هغه خپلوان پیدا شی. ټرانسفارمر وسوزی، د ټرانسفارمر غلا وشی، چې څوکیدار گرفتار شی، شل کسه سفارش له راشی، ورانې هم زمونږه دے او خبرې هم کوؤ. زما په خوا کښې سکول دے او د ټولې محلې په مینځ کښې دے، دا محله چرته وه؟ یو څوکیدار د دې ذمه وار دے چې بس څوکیدار به وی نو بس سکول به بچ وی، اخر د دې خلقو څه ذمه واری شته، د دې مور پلار ذمه واری شته چې دا د بچو د سبق وئیلو ځائے دے، دا چې د ټولې علاقې مشران وی او حجرې چې د لویو لویو خلقو نه ډکې وی او دا ټول خلق، چې دغلته کوم خلق وی او خلق ئے سفارش کوی، هم دا خلق په دې خبرو کښې ملوث وی، پکار ده چې دوئ هم دې خپلو دغه ته توجه وکړی، علاقائی کمیټئ جوړې کړی، خپلې ذمه وارئ تر سره کړی. هر سړے وائی چې د دهشت گرد خلاف به خبره نه کوم ځکه چې زما حجره محفوظ شی، زه ترینه محفوظ شم او یو څوکیدار ورته اړم شی، د څوکیدار به څه حیثیت وی چې په هغه باندې دهشت گرد راشی؟ شل څوکیداران ورته برابر کړه خو چې هغه کوم سړے راځی او گرنیډ ورسره وی، څنگه به ئے ورته مخامخ ترې او ته چې خودکش یا دهماکې والا ته صرف Repeater والا مخامخ کړې، دا زمونږه بدقسمتی ده چې مونږه د داسې صورتحال سره مخامخ یو. پرون هم پریس بریفنگ مونږه کړے دے، مونږ ته ریکارډ دے، په دیکښې شک نشته چې اوس هم سکولونه الوځی، دیکښې شک نشته چې اوس هم هر څه ټارگټ دی او بیا د بدقسمتئ نه دهشت گرد هم سکول الوځوی خو د مخکښې په نسبت ډیر کمے راغلے دے، د مخکښې په نسبت ډیر کنټرول راغلے دے. دا خبره چې په څلورو کالو کښې په یو ځائے کښې شپږ اووه سکولونه، هغوی خو وائی چې دا ټول سکولونه مونږه په یو ورځ باندې والوځوؤ خو چې دا دومره او بیا د خدائے زمونږه د ایم پی اے گانو سره ښه شی، مونږه سکول هغه ځائے کښې جوړوؤ چې هډو ضرورت ئے نه وی. مونږ به د آبادئ نه سکول لرې اوباسو، څه چل دے؟ دوه کسان پکښې څوکیداران کوم. هلته سکول پکار دے چې چرته آبادی وی، نو هر سړے د خپلې

غلطې منصوبه بندئ په بنیاد ، راځئ چې مونږ ټول عهد وکړو، دا داسې نه ده، دا ټوله مشترکه ذمه واری ده، سکولونه په ټهیک ځائے کښې جوړ کړو۔ هغلته کښې د استاذانو او د مور پلار خپل تنظیمونه دی، هغوی د ذمه وارئ تر سره کړی او د څوکیدار نه به مونږ تپوس کوؤ، د هیډ ماسټر او د استاذانو نه به مونږ تپوس کوؤ خو ورسره به د علاقې د مشرانو نه هم تپوس کوؤ، خلقو ته معلوم وی خو خلق په ګوته کوی نه، وخت ورته معلوم وی خو خلق په ګوته کوی نه او دا خبره چې ډی سی او، زما انتظامیه ده چې د ډی سی او کمے وی، مونږ ورته د اسمبلئ نه، دا زمونږ معزز ممبر دے، دوئ چې کومه خبره کوی، ده ته به معلومات وی چې کوم ځائے کښې د انتظامیې کوتاهی ده، مونږ به دا ذمه واری قبلوؤ، مونږ د صوابئ نه، د ټولې صوبې هر یؤ ځائے چې ډی سی او دے یا کمشنر دے ، مونږ ورته وایو چې د دې د خصوصی نوټس واخلی او چې چرته چرته هم دا خبره وی، د هغې د پاره د مکمل تحقیقات وشی او چې دا کومه واقعه شوې ده، دے به هم پکښې مدد کوی ځکه چې په علاقه کښې ده ته هم ډیر څه معلوم وی او هغه به ځی د څوکیدار نه به هم تپوس کوی او مونږه انتظامیې ته وایو، هغه به پوره ایکشن اخلی او مونږه د دهشت ګردئ خلاف د امن د خاطره کفن په سر ګرځوؤ، میدان ته وتی یو۔ یؤ سکول نه دے ، جماتونه بچ کوؤ، حجرې بچ کوؤ، بازارونه بچ کوؤ او د هغې قیمت ادا کوؤ۔ خواست کوؤ دې ټولو ته چې دې میدان ته د رااوځی او دغه قیمت ته د ځان اوتړی، د دې دهشت ګردئ خلاف د ملا اوتړی، ان شاء اللّٰہ و تعالیٰ خدائے به امن راولی، زمونږ سکولونه به په امن شی۔ د لوډشیډنګ د پاره چونکه قرارداد شته نو دې وخت به ده ته وروستو جواب ملاؤ شی چې د لوډشیډنګ څه طریقه کار دے، په کوم بنیاد کیږی او څنګه به د هغې ازاله کیږی؟ ډیره مهربانی، شکریه۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you Mian Sahib.

تحریک التواء

Mr. Speaker: Akram Khan Durrani Sahib, to please move his adjournment motion No. 320 in the House. Mr. Akram Khan Durrani Sahib. Janab Akram Khan Durrani Sahib, to please move his adjournment motion No. 320 in the House.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب، ما ته ئے راکړے نه دے د لته۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو کا پی ورکړئ، یو کا پی ورکړئ۔ د دې نه پس به دا مونځ وکړو، اس کے بعد نماز کا وقفہ ہو گا جی، نماز کا وقفہ ہو گا، آپ خیر ہے بیٹھ جائیں تھوڑا سا۔ جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ گزشتہ مہینے سے برما میں مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے جس سے پوری مسلم امہ میں غم وغصہ پایا جاتا ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

محترم سپیکر صاحب، جس طرح آپ کو معلوم ہے اور پورے ایوان کو کہ پوری دنیا میں جہاں پر بھی مسلمان ممالک ہیں، وہ تکالیف کا شکار ہیں اور اقوام متحدہ یا وہ قوتیں جہاں پر مظالم ہوتے ہیں اور وہاں پر پھر وہ اس کے خلاف کچھ رد عمل بھی ظاہر کرتے ہیں، ایسے ممالک میں معمولی سا کوئی بھی واقعہ ہو جاتا ہے تو پوری دنیا کا میڈیا اور جو طاقتور قوتیں ہیں، وہ اس پر کھڑی ہوتی ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ آپ بھی سن رہے ہیں کہ برما میں دس ہزار سے زیادہ گھر مسلمانوں کے بالکل نیست و نابود کئے گئے ہیں اور دنیا اس پر اس طرح خاموش ہے کہ یقین جانیئے کہ وہاں پر مسلمانوں کا، عورتوں کا اور چھوٹے بچوں کا جو قتل عام ہو رہا ہے، وہ اس طرح ہے کہ اگر آپ اس کو دیکھیں تو اس کی جو رپورٹ آتی ہے یا اس کی جو 'فوٹیج' آتی ہے یا آپ جو سنتے ہیں، آدمی کی برداشت سے بھی باہر ہے۔ تو ہمارا چونکہ ایک اسلامی ملک ہے اور میں نے پرسوں بھی اس پر بات کی تھی کہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اسلامی ممالک میں ایک نمایاں حیثیت دی ہے اور کم از کم اگر ہم کچھ اور نہ کر سکے تو یہاں سے ایک آواز تو ہماری وہاں پر جانی چاہیئے کہ ان مظلوموں کو کم از کم ایک آواز تو پہنچے کہ کوئی ہمارے درد میں ہمارے ساتھ شریک بھی ہے۔ تو اسلئے یہاں پر میں نے یہ تحریک التواء پیش کی اور اگر مرکزی حکومت سے ہم اسی ایوان سے یہی گزارش کر لیں کہ کم از کم وہاں پر جو ہمارے ملک کا میڈیا ہے، وہ بھی اس کو اچھالے اور وفاقی حکومت کے جو روابط ہوتے ہیں، ہمارے جو Ambassadors ہوتے ہیں، وہ بھی وہاں پر اپنا اثر دکھادیں۔ کم از کم وہاں پر ان لوگوں کیلئے اگر ہم کچھ بھی نہ کر سکیں، جہاں پر بھی کوئی ظلم ہو، کسی کے ساتھ ناانصافی ہو، اگر ان کی خیریت بھی کوئی پوچھے تو ان کو تسلی بھی ہو جاتی ہے، تو ان کیلئے یہاں پر، چونکہ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا بھی فرض بنتا ہے، ہمارے بھائی ہیں، جہاں پر بھی ہیں، تو ہم ان کے درد اور غم میں بھی شریک ہیں اور ہم چاہتے بھی ہیں کہ پاکستان کی

سطح پر یہاں پر صوبے کا جو میڈیا ہے یا مرکز میں ہے، وہ بھی اس کو اچھالے اور مرکزی حکومت سے ہم یہ گزارش بھی کرینگے اس ایوان کے توسط سے کہ وہ اپنے روابط ان ممالک کے ساتھ کرے کہ کم از کم ان کی دادرسی ہو۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ گورنمنٹ کی طرف سے۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ڈیرہ مہربانی جی۔ اردو میں، سب سے پہلے تو یہ ہے کہ بہت اہم مسئلے کی طرف جو توجہ دلائی گئی ہے، ہم درانی صاحب کے مشکور ہیں اور واقعی برما کا جو واقعہ ہے، ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ بربریت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی انسان کا خون بہایا جاتا ہے، ہم اس کے مخالف ہیں اور یہی وہ وطیرہ ہے مسلمانوں کا کہ جب دوسرے بندوں کے خون بہانے پہ تم اداس ہو یا اس سے روگردانی کرو گے تو ہم بھی دنیا میں محفوظ رہیں گے۔ کچھ واقعات ہمارے پلے بھی پڑتے ہیں کہ مسلمان بھی انتہاپسندی کا راستہ اختیار کرکے اپنے ہی خدا اور رسول کے بتلائے ہوئے راستے سے ہٹ جاتے ہیں اور اپنی نشاندہی اس طریقے سے کرتے ہیں کہ جس طرح انسانیت کے ہم خلاف ہیں، ہم نے افغانستان میں بھی اس صورتحال کو اپنی نظروں سے دیکھا کہ وہاں پر ایک ایسی صورتحال پیدا ہوئی کہ وہاں پر دوسرے مذاہب کے لوگوں کے جو مذہبی نشانات تھے، ان کو مٹانا اور اس کو اپنا اعزاز سمجھنا، یہ بالکل ہمارے بتلائے ہوئے راستے کے مخالف ہے۔ اسی طرح Buddhist نے برما کے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے ہیں، وہ بھی اسی انتہاپسندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اسلام رواداری اور میانہ روی کا مذہب ہے۔ اگر ہم حقیقی معنوں میں مسلمان بن جائیں تو ہم سے اچھے انسان کبھی ہونگے نہیں، کیونکہ دوسروں کو راستہ دینا، یہ ہمارا اپنا ہی بتلایا ہوا راستہ ہے۔ جب ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ بنے گا تو لازمی طور پر ہم ان سے نمٹنے کی بھرپور کوشش کرینگے۔ برما کے مسلمان جو کہ انسان بھی ہیں، انسانیت کے ناطے وہ اکیلے نہیں ہیں، اس صوبے کی اسمبلی، اس صوبے کے عوام اور انسانیت سے ہمدردی رکھنے والے تمام لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ اکرم درانی صاحب نے جو نشاندہی کی ہے، بالکل ہم دنیا کو بتلانا چاہتے ہیں کہ جہاں بھی انسانیت کی توہین ہوگی، جہاں بھی انسانیت کی تذلیل ہوگی، جہاں بھی انسانیت کا خون بہایا جائیگا، جہاں پر ہمارے اپنے عقیدے سے محبت کرنے والے لوگوں کا خون بہایا جائیگا تو ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہم برما کے مسلمانوں

کے ساتھ ہیں، ان انسانوں کے ساتھ ہیں، ان ظالموں کے خلاف ہیں جنھوں نے یہ ظلم کیا ہے، لہذا اسی پر ختم کرونگا کہ ہم دنیا بھر کے ظالموں کے خلاف ہیں اور دنیا بھر کے مظلوموں کے ساتھ ہیں۔ مذہب پر بٹوارا نہیں ہونا چاہیئے، انسانیت کے ناطے خدمت ہونی چاہیئے اور انسانیت پر عمل ہو گا تو اس قسم کے واقعات رونما نہیں ہونگے، لہذا اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ اس کا نوٹس لے۔ ہم صوبائی اسمبلی کی جانب سے ان تمام، اقوام متحدہ جو تمام اقوام کا ایک اکٹھ ہے اور وہاں پر اتحاد ہے، ان کو یہ نوٹس لینا چاہیئے، اس پر مذہبی نشانی لگا کر اس کو Ignore نہیں کرنا چاہیئے بلکہ انسانیت کے نام پر اس مسئلے کو اٹھانا چاہیئے اور برما کے مسلمانوں کو جو دکھ پہنچا ہے اور ساری دنیا کے انسانوں کو جو دکھ پہنچا ہے، اس کا ازالہ ہو سکے۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ میاں صاحب، تھینک یو۔ یہ واقعی ایک بہت اہم ایشو ہے جو اکرم خان درانی صاحب نے اٹھایا۔ بہت بڑی تعداد میں مسلمان شہید ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں تو۔۔۔۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی اسرار اللہ خان صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ ہم اس کو ڈسکشن کیلئے ایڈمٹ کر لیں اور پھر اس پر ایک ریزولیوشن موؤ کر لیں؟۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہی نا، میں وہی کہہ رہا ہوں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> کیونکہ سر، یہ تو اس۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> Best ہو گا کہ آگے اس پر ایک اچھی سی ریزولیوشن بنا دیں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> پہلے تو سر، ڈسکشن کیلئے ایڈمٹ کرا دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، ڈسکشن کیلئے بھی۔۔۔۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> ہو سکتا ہے سر۔

(شور)

<u>وزیر اطلاعات:</u> پھر وہی باتیں کرنی ہیں، پھر وہ بنیاد نہیں بنے گی۔ اب بھی اگر کوئی بولنا چاہے تو اس پر بول لے۔ مشترکہ طور پر تو یہ بات ہو ہی گئی کہ ہماری مشترکہ آواز ہے تو قرارداد بھی اس صورت میں ہو گی، تو بار بار۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت بچ جائیگا۔ آپ نے آخر میں وہی قرارداد لانی ہے اور وہی چیز تو، (مداخلت) Why not?،ایک مشترکہ قرارداد سب ڈرافٹ کریں، ابھی سے کر لیں ساری پارٹیز۔ میں ابھی نماز کیلئے بیس منٹ کا وقفہ کرتا ہوں، اس میں آپ قرارداد بنوالیں اور چائے بھی اچھی اچھی گرم گرم پی لیں اور قرارداد بھی بنوالیں۔ تھینک یو جی، بیس منٹ کیلئے جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Abdul Akbar Khan, to please move his call attention notice No. 739 in the House.

جناب عبدالاکبر خان: میرے پاس کاپی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کاپی دے دیں، ایڈیشنل کاپی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب نہیں ہیں تو میں کیسے، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں پڑھ لونگا لیکن چونکہ وہ بیٹھے نہیں ہیں تو جواب کون دیگا؟

جناب سپیکر: ذرا گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گھنٹیاں بند کی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بند کی گئیں)

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جی تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں اس ہاؤس کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حکومت کی طرف سے حالیہ اپ گریڈیشن پالیسی برائے پی ایس ٹی اساتذہ لائق تحسین ہے لیکن اس پالیسی میں بیس پچیس سال سروس والے میٹرک پاس اساتذہ کو اپ گریڈیشن میں یکساں نظر انداز کیا گیا ہے اور ان سے جونیئر پی ایس ٹی، ایف اے والوں کو نوازا گیا ہے۔ اب وہ سینیئرز اپنے جونیئرز کے ماتحت ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے ان سینیئرز اساتذہ میں بے چینی اور احساس محرومی پائی جاتی ہے، اسلئے حکومت کی فوری توجہ کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر، ہم مشکور ہیں کہ حکومت نے پی ایس ٹی اساتذہ کو جو 7 گریڈ میں تھے، ان کو اپ گریڈ کیا اور ان کو 12 گریڈ دے دیا اور ساتھ ہی یہ کہ ان کی کوالیفکیشن پہلے میٹرک تھی، اس کو اب ایف اے قرار دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے ایک اور اہم فیصلہ کیا کہ تقریباً ہر ایک سکول میں وہ ایک ہیڈ ٹیچر کو بھی لگائے گی جس کو 14 یا 15 گریڈ دیا جائیگا اور اس چیز کو فنانس ڈیپارٹمنٹ، لاء ڈیپارٹمنٹ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، سب ڈیپارٹمنٹس نے، اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ، سب نے اس کیساتھ Agree کیا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن نکالا اس Date میں اور اس میں ان چیزوں کو انہوں نے تسلیم کر لیا اور مان لیا کہ ہم اس پر راضی ہیں، ہم اس پر Agree ہیں اور اس میں انہوں نے ایک چیز لکھی کہ جو سی ٹی اور پی ایس ٹی اساتذہ ہیں، چونکہ وہ 16 تک جائیں گے اسلئے ان کی جو نئی کوالیفکیشن ہے، ان کی پوسٹوں کی، اگر وہ پوسٹ ہو تو ان کو اپ گریڈ کیا جائیگا لیکن پی ایس ٹی پر وہ بالکل خاموش ہو گئے، جو فنانس ڈیپارٹمنٹ کا نوٹیفیکیشن ہے اور یہ اسلئے ہوا ہے کہ چونکہ یہ 'گزیٹڈ' پوسٹ تک نہیں جا سکتے، یہ 14 اور 15 سے اوپر نہیں جا سکیں گے اسلئے ان کو اس میں نظر انداز کیا گیا اور وہ جو نئی کوالیفیکیشن ہے، ان کو اس میں پابند نہیں کیا گیا لیکن جناب سپیکر، ہم حیران ہیں کہ اب ایک پی ٹی سی استاد جو بیس سال پہلے میٹرک پہ بھرتی ہوا ہے اور اب ایک دوسرا استاد جو ایف اے ہے، پانچ یا چھ سال پہلے بھرتی ہوا ہے یا دو سال یا ایک سال پہلے بھرتی ہوا ہے تو جب اس کی وہ اپ گریڈیشن ہو گی تو ایف اے والے کو اپ گریڈ تو کیا جائے گا اور میٹرک والے کو اپ گریڈ نہیں کیا جائے گا تو بیس پچیس سال سروس والا اس کے ماتحت ہو جائے گا اور جو سینیئر، وہ جو ایف اے پاس ہے تو جناب سپیکر، جس وقت وہ پی ایس ٹی بھرتی ہو رہا تھا، اس وقت تو اس پوسٹ کی کوالیفیکیشن میٹرک تھی، اس میں تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہے، اس میں تو اس کی کوئی غلطی نہیں ہے کیونکہ حکومت نے اس وقت اس پوسٹ کی کوالیفیکیشن میٹرک رکھی تھی۔ اب اگر بیس سال سروس کرنے کے بعد جب پروموشن کا موقع آگیا کہ کسی کو بھی ہیڈ ٹیچر لگایا جائے گا ایک سکول میں تو جناب سپیکر، اگر اس سکول میں دس اساتذہ ہیں اور ان دس اساتذہ میں نو اگر 'میٹرکولیٹ' ہیں اور ایک ایف اے ہے تو اگر ایک ایف اے کو آپ ان کا ہیڈ ٹیچر لگاتے ہیں تو جو فنانس ڈیپارٹمنٹ کا نوٹیفیکیشن ہے، اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ جناب سپیکر، میں اس پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا لیکن میں منسٹر صاحب سے درخواست کرونگا کہ میں اس کو کل فنانس میں، فنانس ڈیپارٹمنٹ جس میں آپ کا لاء ڈیپارٹمنٹ، اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ، سب ڈیپارٹمنٹس Agree ہو گئے تھے اور ایک نوٹیفیکیشن نکالا گیا، اگر وہ

نوٹیفیکیشن میں ان کو دکھا سکوں تو میرے خیال میں وہ پھر اپنے ڈیپارٹمنٹ کے جو ڈائریکٹر ہیں یا ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں، پتہ نہیں اس کے دماغ میں کیوں آیا ہے کہ وہ ان سب، جو بڑے سیکرٹریز تھے یا بڑے بڑے ڈیپارٹمنٹس تھے، ان کے ان ڈائریکٹرز کو نظر انداز کر کے اپنی طرف سے ایک نوٹیفیکیشن نکالنا چاہتا ہے۔ ابھی تک نوٹیفیکیشن تقریباً شائع نہیں ہوا ہے لیکن مجھے پتہ ہے کہ وہ تیار ہو گیا ہے اسلئے جناب سپیکر، میں یہ کال اٹینشن نوٹس اس ہاؤس کی خدمت میں لایا تاکہ میں منسٹر صاحب کو فنانس ڈیپارٹمنٹ کی، جو لاء ڈیپارٹمنٹ، اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور اس کی اپنی ڈیپارٹمنٹ کے Concurrence سے بنایا گیا ہے۔ اگر میں وہ نوٹیفیکیشن ان کی خدمت میں عرض کر سکوں تو پھر وہ جو حرکت ہو رہا ہے اس کو وہ منع کریں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Ji, Janab Sardar Hussain Babak Sahib, honourable Minister for Education, please.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب. سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان صاحب زمونږ حکومت چې کوم د اپ ګریډیشن او پروموشنز 2012 پالیسی چې کومه مونږه 'نوټیفائی' کړې ده، زه شکریه ادا کوم د دوئ چې د حکومت دا انقلابی قدم چې دے، هغه هغوی Appreciate کړو او بیا عبدالاکبرخان صاحب د هغه پی ایس ټی استاذانو د پروموشن په حواله باندې خپل تخفظات ظاهر کړل چې هغه 'کوالیفائیډ' استاذان نه دی د پروموشن د پاره. سپیکر صاحب، زمونږ حکومت ته دا اعزاز حاصل دے چې زه دا وئیلے شم چې ډسټرکټ کیډر کښې چې زمونږه څومره ټیچرز دی، دا که پی ایس ټیز دی، دا که ټی ټیز دی، سی ټیز دی، ډی ایم، اے ټیز او پی ای ټیز د ډسټرکټ کیډر چې زمونږ څومره ټیچرز دی، د ډیرې لوئې بدقسمتئ نه په تیرو شپیتو کالو کښې، که زه تاسو ته د یو پی ایس ټی استاد مثال درکړم چې یو پی ایس ټی استاد به په پینځه سکیلونو کښې کار کولو، په پنځم سکیل کښې، شپږم سکیل کښې، اووم سکیل کښې، نهم سکیل کښې، په دولسم سکیل کښې او دا ډیره د افسوس خبره وه چې په دې باندې د ډیرو زیاتو خلقو خفګان هم وو خو زما خیال دا دے چې دا اعزاز دې موجوده حکومت ته حاصل شو چې استاد چې دے، دا د دې معاشرې Cream دے، استاد چې دے، دا د دې معاشرې یو ډیر معتبر او یو ډیر محترم نوم دے، هغه په پینځه پرسنل سکیلونو کښې کار کولو او استاد ته

هغه سکیل حاصل نه وو چې د کوم سکیل په وجه باندې، که د یؤ استاد نه به خپلو بچو په کور کښې هم تپوس وکړو چې زما پلار، زما مور یا زما خور په کوم سکیل کښې کار کوی نو په داسې سکیل کښې هغه د سټرکټ کیډر ټیچرز کار کولو چې هغوی وئیلے نه شو. تاسو وکتل سپیکر صاحب! چې د پی ایس ټی ټیچرز د پاره زمونږه انټری پوائنټ چې دے، دا Basic Pay Scale چې دے، 'گزیټډ' هغه مونږه 12 سکیل ورکړو. سپیکر صاحب، دا هم تاسو ته معلومه ده که یؤ طرف ته مونږ د استاذانو صاحبانو او د خپلو خویندو وروڼو د هغه شپیتو کالو د محرومئ هغه ازاله وکړه نو زما یقین دا دے چې بل طرف ته زمونږه دا هم ذمه واری جوړیږی چې مونږه معیاری تعلیم یقینی کړو او د هغې یقینی کولو د پاره څنگه چې عبدالاکبر خان صاحب خبره وکړه چې یؤ استاد چې شل کاله مخکښې هغه په لسم کوالیفیکیشن باندې بهرتی شوے دے او هغه نن ځکه پاتې کیږی چې شل کاله مخکښې د یؤ استاد لسم کوالیفیکشن وو نو نن هم د هغه کوالیفیکیشن چې دے، هغه لسم دے. که مونږه معیاری تعلیم یقینی کوؤ نو څنگه چې مونږه اپ گریډیشن وکړو هغه مشروط دے، هغه مشروط نه وو د تعلیم سره، هغه د سنیارټی سره او مونږه One time چې کوم دے ټول اپ گریډ کړل، هغه سکیل چې دے هغه مونږه 12 کړو خو پروموشن چې دے، دا خو ډیره لازمه ده سپیکر صاحب چې هغه که مونږه د کوالیفیکیشن سره مشروط نه کړو نو بیا به مونږه څنگه دا دعویٰ کوؤ چې مونږه به په دې وطن کښې معیاری تعلیم یقینی کوؤ؟ او دا خبره اوس هم د هغوی د پاره بنده نه ده چې شل کاله مخکښې یؤ استاد که په لسم جماعت باندې، په لسم کوالیفیکشن باندې بهرتی شوے دے نو که هغه هم ایف اے /ایف ایس سی وکړی نو دوه کاله پس به بیا د هغه پروموشن چې دے، هغه لار هغه ته کهلاؤ ده خو مونږ دا گنړو چې د پروموشن د پاره دا، څنگه چې دا ټیکنیکل 'ټرم' دے چې د هغې د پاره Seniority cum fitness، سنیارټی خو د هغه Length of service شو خو 'فټنس' چونکه د هغه کوالفیکیشن نه وی نو سپیکر صاحب، دا څنگه بیا ممکنه ده چې مونږه به هغه پروموټ کړو؟ مونږ په دې خبره باندې، په دې حواله باندې Insist نه کوؤ خو ضرور دا خبره کوؤ چې د دې پالیسئ نه به څه افراد متاثره شوی وی خو که مونږه دې اړخ ته وگورو نو د

معیاری تعلیم یقینی کولو د پاره دا بیا هم یو سوال پورته کیږی چې په دې شل کاله کښې د لسم نه هغوی خپل کوالیفیکیشن Improve نکړو نو آیا مونږه دا وئیلې شو چې هغوی د پروموشن مستحق دی؟ بهرحال سپیکر صاحب، مونږ چې د اپ گریډیشن او پروموشن کومه پالیسی ورکړې ده، چې کومه مونږه 'نوټیفائی' کړې ده چې د پرائمری سکول استاد 12 ته لاړو، بیا به هغه 14 ته ځی، بیا مونږه په پرائمری سکول کښې یو هیډ ټیچر چې کوم دے د هغه پوسټ Create کړو چې هغه به د 15 سکیل وی۔ داسې اے ټی، ټی ټی، ډی ایم، پی ای ټی او سی ټی په 9 سکیل کښې وو، هغوی ته مونږه انټری پوائنټ چې دے، هغه ورته مونږه 15 ورکړو۔ کوالیفیکیشن چې د چا وی، هغه به 16 ته ځی، هغه به 'گزیټډ' ته ځی۔ مونږ خو دا گڼړو، د عبدالاکبر خان صاحب خو خپل سوچ دے، زمونږ مشر دے، زمونږه ډیرSeasoned دے، Skilled دے خو زمونږ دا خیال دے چې په پروموشن کښې که د کوالیفیکیشن شرط ختم شی نو زمونږ دا خیال دے چې بیا به معیاری تعلیم یقینی کولو طرف ته هغه گامونه چې دی، هغه به مخکښې نه پورته کیږی، مونږ دا غواړو چې پروموشن د کوالیفیکیشن سره مشروط کړو۔ مهربانی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات رد نہیں کرنا چاہتا لیکن جو پوائنٹس منسٹر صاحب نے اس ہاؤس میں پیش کئے، جب یہ پالیسی بن رہی تھی، کیا یہ پوائنٹس ان کے ڈیپارٹمنٹ نے اس کمیٹی میں Raise نہیں کئے تھے؟ کیا جب یہ Decision ہو رہا تھا، یہ فیصلہ ہو رہا تھا جو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے 'نوٹیفائی' کیا ہے، اب ذرا جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: اب جناب سپیکر، یہ تو ایک عجیب روایت پڑ جائیگی کہ اگر لاء ڈیپارٹمنٹ اور جو گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹس ہیں، وہ مشترکہ طور پر ایک فیصلہ کرتے ہیں، اس کو 'نوٹیفائی' کرتے ہیں اور پھر ایک ڈیپارٹمنٹ اپنے طور پر اسی فیصلے کو Violate کرانا چاہتا ہے تو جناب سپیکر، یہ سسٹم پھر کیسے چلے گا؟ یہ کبھی ہوا ہے کہ اگر آپ نے ایک ڈیپارٹمنٹ، کیا اس میٹنگ میں یہ ڈیپارٹمنٹ نہیں بیٹھا ہوا تھا؟ اور جناب سپیکر، کیا تیس سال کا تجربہ آج کے ایف اے کوالیفیکیشن سے زیادہ نہیں ہے؟ جناب سپیکر، آپ اس تیس سال کے تجربے کے آدمی کو، دس سال پہلے اگر وہ بھرتی ہوا ہے، آپ اس کو اس کے Subordinate کرنا چاہتے ہیں صرف اسلئے کہ وہ ایف اے نہیں ہے؟ چونکہ اس پوسٹ کیلئے اس وقت

کوالیفیکیشن میٹرک تھی اور میرا جو اصلی پوائنٹ ہے، وہ تو ایک یہ بھی ہے لیکن دوسرا میرا اصلی پوائنٹ یہ ہے کہ جب ایک ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ کے اور ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ مل کر ایک فیصلہ، ایک Decision تک پہنچتا ہے اور پھر اسی فیصلے کو Violate کرتا ہے تو یہ سسٹم کیسے چلے گا جناب سپیکر؟ پھر جو آپ کا Parent department ہے، وہ اپنی طرف سے جو مرضی آئے کرے، باقی ڈیپارٹمنٹس کی Concurrence نہ لے، باقی ڈیپارٹمنٹس کو میٹنگز میں نہ بلائے، یہ کیسا سسٹم ہے جناب سپیکر؟ میں نے اس سسٹم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ایک چیز کیلئے، پالیسی بنانے کیلئے ایک کمیٹی کی میٹنگ بلاتے ہیں جس میں سارے ہیڈز ہوتے ہیں ڈیپارٹمنٹس کے، Concerned departments کے، وہ متفقہ طور پر ایک فیصلہ کرتے ہیں اور پھر اس فیصلے کو 'نوٹیفائی' بھی کرتے ہیں اور پھر آپ اس نوٹیفیکیشن کی مخالفت کرتے ہیں؟ تو جناب سپیکر، میں نے یہ کہا ہے کہ اگر یہ فیصلہ جو مشترکہ اور متفقہ ہے، اگر میں ان کی خدمت میں پیش کروں اور اگر وہ صحیح ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر صحیح نہیں ہے تو پھر میں اپنے کال اٹینشن نوٹس پر کوئی بات نہیں کرونگا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بابک صاحب!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا یؤ وضاحت دلته ډیر زیات ضروری ګنړم چې عبدالاکبر خان صاحب بیا بیا دا خبره کوی چې-----

جناب سپیکر: نه کار مو بنه کړے دے، کار مو ټهیک کړے دے خو ورکښې-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نه نه، دا یؤ Clarification دوئ ته کوم شاید چې د دوئ په علم کښې به دا خبره نه وی۔ دا سې هرګز نه ده ګنې چې فنانس ډیپارټمنټ ځان له یواځې یؤ نوټیفیکیشن کړے دے او مونږ ځان له یواځې نوټیفیکیشن کړے دے سپیکر صاحب، دا مونږ 'سټیک هولډرز' یو، مونږ 'مین سټیک هولډرز' یو، مونږ کیس روان کړے دے، اسټیبلشمنټ ته تلے دے، لاء ته تلے دے، فنانس ته تلے دے، چیف سیکرټری صاحب ته تلے دے او بیا سی ایم صاحب ته تلے دے، دا باقاعده یو 'چینلائزډ' کار دے، هغه شوے دے۔ دا سې څه خبره نشته چې ګنې دلته زمونږ د ډیپارټمنټس په مینځ کښې څه خبره ده۔ دا خو فنانس ډیپارټمنټ، اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ، لاء ډیپارټمنټ او ایجوکیشن ډیپارټمنټ مونږ یو ځائے ناست یو، مونږ یؤ ډرافټ تیار کړے دے او بیا چیف ایګزیکټیو ته تلے دے،

هغوی Approval ورکړے دے او دا خبره 'نوټیفائی' شوې ده۔ زه به جی عبدالاکبر خان صاحب ته ریکویسټ کوم چې په ځائے د دې چې مونږه د هغه یؤ څو سوؤنو یا د یؤ څو زرګونو Individuals په دې شکل باندې وکالت وکړو چې دا د پروموشن نه محرومه شو نو مونږ دا خبره ولې نه کوؤ چې په تیرو شلو پینځویشت کالو کښې چې دوئ د لسم جماعت نه ایف اے ونکړه، بی اے ونکړه او ایم اے ئے ونکړو نو آیا هغه خلق د پروموشن مستحق دی؟ زه خو نه ګنړم چې هغه د پروموشن مستحق دی چې هغه دومره تجربه کار دی نو هغوی خپل کوالیفیکیشن ولې نه Improve کوی؟

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! د هغه وخت د نوټیفیکیشن مطابق په هغه وخت کښې میرټ میټرک وو نو آیا هغه ته بیا د ایف اے یا د بی اے کولو ضرورت شته؟

<u>جناب سپیکر</u>: بس هغه ته آګئ مګئ او هر څه ملاویږی نو هغه پرې څه کوی؟ (قہقہے) اندې منډې خو ورله هغه سټوډنټان راوړی، هغه وائی بس په دې مې صبر دے، په هغه میټرک او په هغه دغه ئے صبر دے۔ عبدالاکبر خان! دومره زړه پرې مه خوره۔ (قہقہہ)

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: سپیکر صاحب! منسټر صاحب دلته کښې خبره وکړه، مطلب دا دے چې دا زه د کوم نوټیفیکیشن خبره کوم دا ټهیک نه ده، که ما دا هاؤس ته پیش کړو نو بیا خو زما پریویلج موشن دے۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: داسې خبره ده سپیکر صاحب! چې زه نه پوهیږم عبدالاکبر خان صاحب د کومې حوالې نه دا یادوی؟ دوئ د پخپله سوچ وکړی، دوئ خو ډیر Seasoned parliamentarians دی چې یؤ ډیپارټمنټ، داسې ایجوکیشن ډیپارټمنټ نه بل ډیپارټمنټ شو چې د سروس رولز سره Related څیزونه دی آیا Individually یؤ ډیپارټمنټ څنګه د دې جوګه دے چې هغه به نوټیفیکیشن کوی؟ بهرحال که د دوئ سره داسې څه وی نو دا خو ډیره زیاته ښه خبره ده، مونږ ته د اوښائی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: یره دا داسې کوؤ، بیا به چرته یؤ ځائے کښینو او په دې باندې به بیا خبره کوؤ جی۔ پیر صابر شاه صاحب له لږه موقع ورکړئ، دے به هم پکښې، کال اټینشن دے، په کال اټینشن باندې بحث نه کیږی۔

سید محمد صابر شاه: د هاؤس پراپرټی ده، په هغې باندې مونږه خبره کوؤ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو به هم پکښې راشئ۔

سید محمد صابر شاه: تضاد راروان دے جی۔ دوئ وائی چې دا یؤ فیصله چې شوې ده، د هغې Violation کیږی، هغوی هم دغه وائی چې د یؤ پراسیس نه دا شے تیر شوے دے، نو پهلا خو دا هاؤس پوهه کړئ په دې باندې چې هغه کوم نوټیفیکیشن چې شوے دے، یؤ پراسیس چې شوے دے، د هغې Violation آیا شوے دے او که نه دے شوے؟ که هغه شوے وی نو دوئ د وضاحت وکړی نو بیا خو یؤ 'پراپر' جواب ورکول پکار دی، دا د هاؤس پراپرټی ده، د دوه افرادو خبره نه ده جی۔

(قہقہے)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میاں صاحب! ته پکښې څه وائې؟

وزیر اطلاعات: پیر صاحب ډیر ښه سړے دے چې د پیرانو جواب میاګان ونکړی نو بیا ساعت نه تیریږی۔ پیر صاحب جی ډیر خوږ سړے دے، دے چې پاڅیدو نو د دې د پاره چې دا شے نور هم تضاد اتو ته مخامخ شی کنه، (قہقہہ) دا چې لږه ډیره ګزاره کیږی چې پوره اوجنګوی۔ دے خو نوکونه جنګوی خو بهرکیف چې د دوئ مینځ کښې خیر دے رضامندی ده نو بیا به ئے هاؤس ته راوړی چې څه چل شوے دے۔ که لږ شان ځان ته رضا شی نو بیا به سپیکر صاحب وائی چې په څه رضا شو؟ رضا کول ئے غواړی جی۔ د پیر صاحب نه بغیر به رضا شی، هسې نه رضا کیږی۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: نه دے به هم پکښې وی، پیر صاحب به هم پکښې وی۔ دا بل لږ وروستو اخلو۔

صوبائی محتسب خیبر پختونخوا کی سالانہ رپورٹ 2011ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House 'The Ombudsman Khyber Pakhtunkhwa annual report, 2011'.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you, Sir. I wish to lay before this august House 'The Ombudsman Khyber Pakhtunkhwa annual report, 2011'.

Mr. Speaker: Its stand laid.

مجلس قائمہ برائے قواعد، انضباط وطریقہ کار، استحقاقات اور سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Noor Sahar Bibi, member Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee under sub rule (1) of rule 60 of the Rules of Procedure, 1988. Noor Sahar Bibi, please.

Ms. Noor Sahar: Thank you, Speaker Sahib. On behalf of the Chairman, Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rule, Privileges and Implementation of Government Assurances, I beg to move under sub rule (1) of rule 60 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 1 may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable member of Standing Committee No. 1, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے قواعد، انضباط و طریقہ کار، استحقاقات اور سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Noor Sahar Bibi, member of the Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rule, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please present before the House the report of the Committee.

<u>Ms. Noor Sahar</u>: On behalf of Chairman of Standing Committee No. 1, I beg to present the report of the Committee in the House.

<u>Mr. Speaker</u>: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے قواعد، انضباط و طریقہ کار، استحقاقات اور سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Noor Sahar Bibi, member of the Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move that the report of the Committee may be adopted.

<u>Ms. Noor Sahar</u>: On behalf of Chairman of the Standing Committee No. 1, I beg to move that the report of the Standing Committee may be adopted.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی عبدالاکبر خان۔

نکتہ اعتراض

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ رول 185 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: دے دیں کتاب دے دیں، کدھر ہے؟ جی حکم، ارشاد۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: "Where the Assembly has not fixed any time for the presentation of a report, the report of a Committee shall

be presented within thirty days from the date, on which reference was made to it by the Assembly, unless the Assembly on motion being made, directs that the time for presentation of the report be extended to date specified in the motion"

اب جناب سپیکر، اس رول کے تحت جب آپ کوئی Matter کمیٹی کو ریفر کرتے ہیں تو اس کیساتھ تیس دن ہیں، تیس دن میں اگر وہ اپنی رپورٹ اسمبلی میں نہیں لاتی تو وہ پہلے اسمبلی کو آئے گی اور اسمبلی سے Time extension لے گی، اس کے بعد Proceedings کرے گی۔ یہاں میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ تیس دن کے بعد اور اس ہاؤس سے Concurrence لینے تک جو بھی اس کمیٹی کی کارروائی ہے، کیا وہ رولز کے مطابق ہے، کیا وہ غیر قانونی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: دا د عبدالاکبر خان پوائنټ ټهیک دے خو چې هاؤس اجازت ورنکړی۔ اوس-----

جناب عبدالاکبر خان: نه نه، نه چې هغوی کوم موشن پیش کړے دے، په هغې کښې دا Date دے چې د دې نه-----

جناب سپیکر: خو دا هسې-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: دا ده جی چې Till date پکښې نشته۔

جناب سپیکر: نه Till date پکښې شته جی خو دا هسې، دا هسې پارلیمانی هسټری کښې څه ښه پریکټس نه دے، دا لیټ کول نه دی پکار، Within time پکار دے۔ فیوچر کښې، فیوچر کښې که بیا، (مداخلت) هاں، فیوچر کښې به بیا داسې دغه میټنګز نه کیږی، که څوک هم د دې Violation کوی نو دا د هغوی د پاره دغه دے چې دا به بیا نه کوی، دا پریکټس به نه کوئ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی وډریږه، یو منټ جی، وډریږه دا یو بل دے کنه، د دوئ نه لږ دغه اخلو، ډیر اوږد، Lengthy Bill دے خو دا فنانس منسټر کوم دے نو؟ دا بل چې تر څو پینډنګ وی، هغه به نه راځی، (مداخلت) نہیں، وہ تو Introduce ہو چکا ہے، آج Consideration and Passage ہے۔ میں آپ سے خود بھی ایک رائے لونگا، تھوڑا سا آپ بیٹھ جائیں جی۔ میں تھوڑا سا ان کو ذرا، The honourable Minister for Law,

on behalf of Finance Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the NWFP Public Procurement of Goods, Works and Services Bill, 2010 may be taken into consideration at once.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you, Sir. I request this august House to consider the NWFP Public Procurement of Goods, Works and Services Bill, 2010.

که ما ته اجازت وی، زه یؤ دوه خبرې کول غواړم جی، دې حوالې سره۔

دا فنانس منسټر صاحب چې کوم یؤ-----

جناب سپیکر: ودریږه، ودریږه دا موشن موؤ کړم، بیا پرې بس چې څه وایئ تاسو اووایئ۔

The motion before the House is that the NWFP Public Procurement of Goods, Works and Services Bill, 2010 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Ji honourable Minister Sahib, please.

وزیر قانون: سر، په دیکښې دا گزارش دے چې 2010 کښې دا بل چې کوم دے Introduce شوے دے او بیا د دې د پاره یو کمیټی جوړه شوه، په هغې کښې فنانس منسټر صاحب وو، عبدالاکبر خان صاحب وو، گنڈا پور صاحب وو، ثاقب الله صاحب، نور سحر بی بی او شازیه طهماس بی بی، دا ټول یؤ دغه وو خو بیا په دیکښې میټنگونه وشو نو تقریباً دوه کاله جی دا بل پینډنگ پاتې شو نو گزارش دا دے چې یره څومره په دیکښې، د دې د پاره دا کمیټی جوړه وه چې یره په دې یؤ Consensus develop شی او د دوئ چې څه امنډمنټس او هغه وی نو هغه به په یو ځائے فنانس منسټر پخپله Propose کړی او گورنمنټ به ئے پخپله راولی۔ نو په هغې کښې چې کوم ممبران به راتلل نو هغوی خو 100% Satisfied دی او هغوی خپل امنډمنټس هم واپس کړل بلکه ډیر څه ورکښې Incorporate شو خو بهرحال ثاقب خان او شازیه بی بی چې کومه وه، د دوئ کیدے شی د څه وجوهاتو په بناء باندې به نه وی راغلی نو د هغې د لاسه دا ډیر زیات Lengthy او ډیر زیات امنډمنټس هغوی Propose کړی دی نو دې وخت کښې سر ضرورت دا دے چې زمونږ څومره انټرنیشنل ډونر ایجنسیز دی، د هغوی هم دا

Requirements دی چې یره تاسو زر تر زر دا خپل د PEPRA دا قانون چې کوم دے، دا تاسو پاس کړئ، سندھ کښې شوے دے، پنجاب کښې شوې دے، فیډرل گورنمنټ کښې شوے دے او دې سره ټرانسپرنسی راځی په' پروکیورمنټ' کښې، په 'گډز' کښې، په سروسز کښې۔ ډیر زیات اهم بل دے، په دیکښې ستاسو هدایات کمیټئ ته ډیر وو، ستاسو په وجه باندې نن چې دا بل راغلے دے، دا ستاسو کاوش دے، ستاسو محنت دے چې دا نن راغلے دے دلته، نو دا به گزارش کوم جی ستاسو په وساطت سره دې ایوان ته، ثاقب خان او شازیه طهماس بی بی ته چې یره دا خپل امنډمنټس د واپس واخلی، Already په دې باندې دوه کاله ډسکشن شوے دے او ډیر ټائم به واخلی، دا مهربانی وکړئ چې دا واپس واخلئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر! یو منټ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ سر، لاء منسټر دلته خبره وکړه جی، زمونږه ورور دے، مونږه هسې هم غواړو چې دا، یؤ خو زه کم ازکم دا وئیلے شم جی چې مونږه د دې بل، دProcurement procedure ښه کولو د پاره، ریگولیشن د پاره انټرنیشنل ایجنسیانې چې څه هم وائی، مونږه وایو چې د دې ضرورت دے چې دا نور هم ښه شی جی۔ نو د دې وجې نه مونږه د بل مخالفت نه کوؤ، په دیکښې چې کومې غلطې خبرې مونږ ته ښکاری یا غلطیانې ښکاری، مونږه د هغې ټهیک کولو دپاره کوؤ۔ سر، په دیکښې دوه کاله لگیدلی دی جی، په دې دوه کالو کښې څلور پینځه میټنگز راغوښتلی شوی دی او په دې څلور پینځه میټنگز فنانس ډیپارټمنټ راغوښتی دی جی او په هغې څلورو پینځه میټنگز کښې سوائے د دې اخرنی میټنگ نه چې په روژه کښې وو، د هغې نه بغیر سر ټولو ته مونږ حاضر شوی یو جی، په ټولو کښې مونږ حاضر شوی وو او هغه چې کله مونږ حاضر شو نو د یؤ وجې نه یا د بلې وجې نه میټنگ ونشو جی۔ عبدالاکبر خان صاحب هم ناست دے جی، زمونږ اسرار خان گنډا پور هم شته دے جی، نو دیکښې چې کوم مونږ ته کمیټئ، دا تاثر چې وائی دا زمونږ د وجې نه Delay نه دے جی، د 2010 نه څلور پینځه دغه، اخرنی ځل چې Call

راغلو سر، مونږه دلته میټنګ کښې ناست وو، ګنډا پور صاحب هم وو په هغې کښې نو سر، په سبا باندې زمونږه بل 'کمیټمنټ' وو او Call راغلو، زه او ګنډا پور صاحب یوځائے وو، ما ریکویسټ وکړو ګنډا پور صاحب ته چې یره جی زما د طرف نه، زه سبا وزګار نه یم او زما نور 'کمیټمنټس' هم شته جی، نو داسې ده سر چې کله هم فنانس ډیپارټمنټ راغوښتی یو، اخرنۍ 24 hours په دغه کښې زه وزګار نه ووم جی، سل دغه وی سر، 'کمیټمنټس' وی د هغې د وجې نه. اوس سر، زمونږ چې دا کوم بل دے، په دیکښې که تاسو ما ته اجازت راکوئ نو زه به ریکویسټ کوم چې دا فنانس منسټر راشی جی نو بیا د په دې باندې ډسکشن وشی جی. سر، وجه دا ده چې دا ډیر Important شے دے. د انټرنیشنل کمیونټی به خپل Requirements وی، هغه به کوی جی، هغه په مونږ باندې Mandatory نه دی خو چې د دې ایوان نه څه ځی سر او هغه مونږ په خلقو باندې لګوؤ او هغه مونږ دغه کوؤ نو پکار دا ده چې کم ازکم په هغې کښې مسئلې کمې وی. سر، اتهارټی دوئ جوړوی لګیا دی، یو خو ما Inter Departmental Authority چرته کتلې نه ده جی، دا خو داسې ده چې دیکښې کوم Entities defined شوی دی، هغه ډیپارټمنټس دی، ' اټانومس' باډیز دی. زما چې کوم ناقص دغه دے، مشر ناست دے، عبدالاکبر خان صاحب ناست دے، اسرار الله ګنډا پور ناست دے، بیرسټر صاحب خپله ډیر' لیګل' سړے دے جی،Inter Departmental چې هغوی خپله یو'اټانومی' وی Inter Departmental Autonomy یا اتهارټی چې ده جی، هغه 'کمپلیټ' وی، هغه د خپل Execution حده پورې 'کمپلیټ' وی جی. نو تاسو چې اتهارټی جوړوئ نو Inter Departmental Entities دی تاسو سره، په هغې کښې به دا Relation نور'کنفیوز' کیږی او بیوروکریسی به دغه کیږی. بل سر، مقصد څه دے؟ مقصد دا دے چې یو ایکټ،'پروکیورمنټ 'ایکټ راشی ځکه د رولز لاندې کار کوئ جی، هغه خو چه څنګه اسرار ګنډا پور صاحب او عبدالاکبر خان صاحب دوئ ته وئیل، هغه تاسو د شیډول لاندې شو خو اتهارټی کښې جی دا دومره افسران تاسو راجمع کړل جی، اتهارټی هم جوړوئ او بورډ هم جوړوئ، نو زه په دې باندې نه یمه پوهه چې د دې بل مقصد څه دے؟ د دې بل مقصد که دا وی چې زمونږه دا ټول'پروکیورمنټ' به دا

اتھارټی کوی نو بیا ستاسو د دغې Encroachment په ډیپارټمنټل اتھارټی باندې دغه کوئ، که د هغې ’ګائیډنس‘ دے ، خالی چې ګائیډ کوئ به، دغه کیږی، هغه کار په بورډ باندې هم کیږی، فائده به څه وی؟ چې یؤ به دا کنفویژن ختم شی جی، دویمه ورکښې به دا خبره هم وشی جی چې څومره دا بورډ، دا چې کوم مونږه به اوس تنخواګانې ایم ډی له ورکوؤ او کنسلټنټس به کوؤ او دا دیکښې نور د بورډ درې څلور کسان دی، د دې تنخواګانو دغه کښې، یریږو دا جی چې د ’پروکیورمنټ ټرانسپرنسی‘ نه به زیات Red tapism شی او په هغې کښې پرابلم به مونږ ته داسې وشی جی چې هغه Red tapism به هم زیات شی او په هغې کښې به د Embezzlement، تاسو ته پته ده چې نن سبا زمونږ په ادارو کښې مسئله د ټولو نه لویه زیاته په ’پروکیورمنټ‘ کښې ده او په’پروکیورمنټ‘ کښې’ټرانسپرنسی‘ ده، دا به نوره هم زیاته شی۔ بل سر، مونږه په دې بل کښې خپله ګورو، دیکښې داسې’ مین‘ چې کوم د دې مقصد دوئ وائی کنه جی، هم د هغې مقصد خلاف ورزی ده، هم په یولائن کښې سر، دا زما امنډمنټس دی نو زه ځکه ریکویسټ کوم چې کله فنانس منسټر صاحب دلته وی نو مونږ به په یؤ یؤ باندې خبره وکړو جی۔ دلته سر زه یؤ مثال ورکوم تاسو له، لږ 14 وګورئ جی-----

جناب سپیکر: تھیک شوه جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیکښې سر، یؤ خوا وائی چې تاسو ټولEntities به په دې رولز ریګولیشن او په لاء باندېStrictly عمل کوی او ورسره ئے یؤ Provision لګولے دے ، که چرته چا ریکویسټ وکړو نوSome or all rules can be exempted، مطلب دا دے چې تاسو به کوئ خو مونږ صحیح درته وایو خو که درخواست مو ورکړو نو زه به خیر دے د ټولو نه Exempt یم، نو سر دا Anomalies دی، دا Difficulties دی۔ زمونږه مقصد دا نه دے چې مونږ بل، مونږه وایو چې بنه ده چې جوړ شی خو داسې د جوړ شی چې زمونږ کوم مقصد دے چې هغه واخلی-----

جناب سپیکر: تھیک شوه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو دا ریکویسټ دے جی۔

جناب سپیکر: تهيک شوه جی، دا يو شے ،ایک یہ Short title اگر بدلنا ہے، میرا ابھی ایک وہ ہے۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب! یہ ذرا دیکھ لیں، Short title تاسو بدلوئ نو د هغې سره د Long title او د Authority definition هم لږ او ګورئ۔

وزیر قانون: بالکل جی، دا خو په دې باندې-----

جناب سپیکر: په دیکښې لږ تضاد دے کنه چې دا به هم بیا ورسره د غه کول غواړی۔

وزیر قانون: نه سر، دا چې اتهارټی-----

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! یہ تھوڑا آپ بھی دیکھ لیں۔ عبدالاکبر خان! یہ Short title میں یہ جو چینجز لانا چاہ رہے ہیں-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس وقت جب یہ 2010 میں تھا، جب یہ صوبہ North-West Frontier Province تھا،اب یہ خیبر پختونخوا ہوگیا ہے تو انہوں نے Short title میں امنڈمنٹ اسلئے لائی ہے کہ اس کی بجائے ابھی اس کو کر رہے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، آپ کی جو Observation ہے، وہ بالکل صحیح ہے کیونکہ Definition جو ہے،اس سے اس پہ یقیناً اثر پڑیگا لیکن لاء منسٹر صاحب سے میں نے بریک میں بھی اس پہ بات کی تھی تو اگر ان کے پاس اس کا کوئی Plausible جواب ہو کہ اس کی پھر ہیت کیا بنے گی،آپ کی بات بالکل صحیح ہے کیونکہ آپ اگر اس کو اتھارٹی ریگولیٹری کا نام دیتے ہیں اور اس سے 'گڈز' اور ورکس یہ نکال لیتے ہیں تو Definition اور Short title میں ایک Contradiction آجائے گی، یہ ایک Observation آپ کی بالکل Valid ہے۔ سر، لاء منسٹر صاحب ابھی دیکھیں کہ اس پہ کیا جواب دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب! یہ Contradiction کچھ نظر آ رہی ہے اس میں؟

وزیر قانون: نہیں، میری گزارش یہ ہے جی کہ پہلے میں امنڈمنٹ تو موو کرلوں، اس کے بعد-----

جناب سپیکر: میرا-----

وزیر قانون: پھر اس کے بعد ڈسکشن ہو جائے گی، میں جواب دیتا ہوں، Let me move the-----

جناب سپیکر: میرا مقصد یہی ہے کہ اگر آپ Agree کریں اور ان کو بھی ذرا بٹھا دیں، تھوڑا شارٹ ہو جائے گا کہ یہ امنڈمنٹس اگر کچھ واپس لینے ہوں-----

وزیر قانون: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے جی کہ اس کا نام بالکل Change ہو گیا ہے اور Consensus کے ساتھ کمیٹی میں بیٹھ کر یہ نام Change ہوا ہے اور ابھی اس کا جو نیا نام ہو گا، اس کو خیبر پختونخوا، ایک تو اس کی وہ Change آجائے گی، North-West Frontier Province کی Change آجائے گی۔ دوسرا Procurement Regulatory Authority Act یہ نیا نام ہے۔ ابھی (a) (1) 2 ,Let`s go to definitions، وہ کہتا ہے کہ "Authority" means the North-West Frontier Province Public Procurement of Goods, Works and Services Regulatory Authority established under section 4" تو سیکشن 4 میں یہ Already established ہے، اس کی Composition کیسی ہو گی اور اس کے بعد اس کی Powers and Functions جو ہیں، سیکشن 5 میں دی ہوئی ہیں لیکن یہ ہے کہ اتھارٹی کی جو Definition ہے، اس میں یہ Change ہو جائے گی۔ اپنا یہ جو North-West Frontier Province کا ہے، یہ نام صرف Change ہو جائے گا۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب، اس میں NWFP ہے، اس کو Simple خیبر پختونخوا Consider کیا جائے تو اس کا سارا سلسلہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: وہ تو Already ہے لیکن اس میں کچھ اور چینجز بھی آ رہی ہیں۔

وزیر قانون: اس میں ایک جو ہے، ہم نے یہاں اسمبلی سے ایک ایکٹ پاس کروایا تھا کہ جتنے بھی NWFP جہاں پر ہیں، وہ خیبر پختونخوا، تو وہ Already اس میں آ جائے گا جی، جب اس کو ہم فائنل پرنٹ دینگے تو اس میں یہ چینجز خود بخود آ جائیں گی۔

جناب سپیکر: چلیں ایسا کر لیتے ہیں کہ آج، اگر اس کو پرسوں تک پینڈنگ کر لیں ثاقب اللہ خان؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره ښه ده سر۔

جناب سپیکر: آپ ذرا بیٹھ جائیں ان کے ساتھ اور اس کو۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زما ریکویسټ به لاء منسټر صاحب ته دا وی که دا پینډنګ پاتې شی ځکه چې دوئ ئے On behalf کوی نو On behalf جی، په خپل ډیپارټمنټ باندې خو سړے لچک اوښائی دغه کښې خو چې ترڅو پورې فنانس ډیپارټمنټ نه وی کنه جی، فنانس منسټر صاحب نه وی نو هغه به څنګه جواب، هغه اتهارټی خو سر بیا نشته کنه پخپله۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، د هغوی په ځائے به دوئ جواب ورکړی خو مسئله بله ده۔ زه وایم که لږ Consensus پرې Build up کړئ او دا شے Wind up کړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! دوئ که سبا کوی نو که تاسو حکم وکړئ نو سبا به پرې کښینو۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، د Consensus د پاره خو دوه کاله موقع ملاؤ شوه نو په هغې کښې Consensus چې نه 'ډیویلپ' کیږی؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه په Monday باندې، By Monday خو به ئے هر رنګه پاس کوؤ۔

وزیر قانون: سر، زما دا ګزارش دے چې دا خو د ګورنمنټ بل دے او Anybody can present it او We have collective responsibility، دا مونږه Defend کوؤ او مونږه ئے پاس کول غواړو۔ سر، مهربانی وکړئ دا مه لیټ کوئ چې بس دا نن وکړو، په دیکښې هیڅ دغه نشته۔ ثاقب خان ته ما ریکویسټ کړے هم دے، ان شاءاللہ دے Agreed دے، اکا دکا د یؤ دوه پوائنټس نه علاوه زما خیال دے نور خو میجارټی په دې باندې زما سره Agree دی، داسې شازیه بی بی هم وئیلې دی چې یره یؤ دوه پوائنټس دی، نور د هغې نه علاوه ان شاءاللہ څه داسې پرابلم به نه وی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر! زما ریکویسټ به دا وی جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مونږه به، که فرض کړئ مونږ به سبا کښینو سر، سبا به په اسمبلئ کښې کښینو سر، دومره ټائم به پرې نه لګی او بیا د هغې نه پس به په Consensus باندې دغه وکړو جی، زما خو دا ریکویسټ دے، باقی ستاسو خوښه ده سر چې څنګه تاسو وایئ۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: داسې ده جی چې ارشد عبدالله صاحب هم معقوله خبره کوی او ثاقب صاحب هم معقوله خبره کوی خو دا یؤ خبره لازم ده چې دا تاسو بله کومه ورځ ښایئ، بیا به د هغې نه پس بله خبره نه وی څکه چې دا به-----

جناب سپیکر: نه نه، د Monday نه خو اړول نشته۔

وزیر اطلاعات: Definitely، بس په هغې به ئے پاس کوؤ-----

Mr. Speaker: Definitely, definitely.

وزیر اطلاعات: او بس دومره موقع ورله ورکړئ چې کوم-----

جناب سپیکر: د Monday پورې جی، څه ټهیک شوه جی-----

وزیر اطلاعات: خپلو کښې د کښینی-----

جناب سپیکر: د Monday پورې دا ډیفر شو خو By Monday به دا خامخا کول وی او لږ به ئے اسانوئ، ډیر اوږد شے مو ترې ساز کړے دے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! فنانس منسټر صاحب ته به هدایات وکړئ چې هغه په Monday باندې خو خوا مخا راشی۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر صاحب تو ضرور ادھر ہونگے لیکن لاء منسٹر صاحب زیادہ سمجھتے ہیں، ان کو بھی ضرور-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر! زما یؤ ریکویسټ دے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سبا به مونږ کښېنو سر، سبا به په دې باندې مونږ کښېنو، که فرض کړه دا جی بله ورځ له کوؤ او پیر له کوؤ، اتوار له کوؤ نو بیا په دیکښې جی درې څلور کاله-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میں وہ بھی-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سبا د وکړی جی، سبا ورسره-----

جناب سپیکر: جتنے بھی Concerned departments ہیں، پارٹیز ہیں، وہ سب کل ادھر ضرور بیٹھ جائیں۔ اس صوبے کے مفاد میں آپ بھی کہہ رہے ہیں، لاء منسٹر صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ ڈونرز بہت، لوگ کافی وہ ہیں تو کل ہی اس پہ بیٹھ جائیں، گیارہ بجے اس کیلئے میٹنگ رکھ لیتے ہیں اور By Monday جس طرح بھی ہو، یہ Present ہو گا، By Monday۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، گزارش یہ ہے کہ جہاں تک میری اور عبدالاکبر خان کی امنڈمنٹ تھی سر، اس سے مطمئن ہیں تو اگر پھر کسی نے بیٹھنا ہے تو جن کے یہ اعتراضات ہیں، وہ بیٹھ جائیں کیونکہ سر مطلب ہے ہم-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وہ ہی بیٹھ جائیں گے، جو بھی ہے ڈیپارٹمنٹ کیساتھ یہ بیٹھ جائیں گے۔ ابھی یہ ریزولیوشن کو کیا کرتے ہیں؟ مفتی صاحب! یہ ریزولیوشن چھوڑ دیں یا کیا کریں؟

جناب عبدالاکبر خان: په دې ریزولیوشن کښې فرق دے۔

مفتی کفایت اللہ: فرق نه دے، تا سو به لږه ګزاره وکړئ خیر دے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس میں موورز کون کون ہیں اور یہ جو تھوڑی سی امنڈمنٹ بھی آئی ہے اس ریزولوشن میں، اس کا کیا کریں گے؟

مفتی کفایت اللہ: یہ جی ہم اپنی پیش کر لیں گے، پھر حکومت اپنی رائے دیدے۔

جناب عبدلاکبر خان: جناب سپیکر! یہ امنڈمنٹ ہو چکی ہے، اگر ہماری اس امنڈمنٹ کو یہ قبول کر لیں تو یہ ایک ہی ریزولیوشن ہو جائے گی۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، نہیں جی، ایسا ہے-----

جناب عبدالاکبر خان: اب اگر آپ ایک ریزولیوشن کیلئے Relaxation of rules کرتے ہیں اور دوسری کیلئے الگ کرتے ہیں، جناب سپیکر، اب جب ایک ریزولیوشن ایک ہی ہے تو ہماری امنڈمنٹس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ون بائی ون۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں ایک منٹ۔ کل ایسا ہوا جی کہ آپ نے تھوڑی سرزنش بھی کی ہے کل کی ریزولیوشن پر جی، ایسا ہوا کہ میں ایک ایک لفظ کیلئے بشیر خان کے پاس گیا اور وہ نہیں مان رہا تھا تو ہم نے ایک بہت زیادہ مستحکم مؤقف پر مبنی ایک قرارداد تیار کی کل کی بات پر، ڈرون حملوں پر اور آخر میں جب ہم لیکر گئے جی اور Signs ہو گئے تو انہوں نے پھر اس کے اندر تبدیلی کر دی، تو اس کی روح ختم ہو گئی ہے۔ آج ایسا ہوا ہے جی کہ تمام لوگوں نے Signs کئے ہیں، آخر میں میاں افتخار حسین صاحب نے ایک لفظ کا اضافہ کیا ہے، اس جملے کا اضافہ ہماری اس قرارداد کی روح کو ختم کرتا ہے۔ ہم اس کو پڑھیں گے، اگر یہ Agree ہوئے، یہ پڑھ لیں اور اس میں ہمارے ساتھ حمایت کر لیں، نہیں ہوئے تو بس ہم کیا کر سکتے ہیں، وہ زیادہ ہیں ہم کم ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہم تو اس میں ایک ضروری امنڈمنٹ لائے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، آپ کی امنڈمنٹ ضروری نہیں ہے نا، کل بھی جی، آج احتجاجاً ڈرون۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر!

(شور)

مفتی کفایت اللہ: یہ ڈرون حملوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

(شور)

جناب سپیکر: یہ آپ سارے بیٹھ جائیں۔ اگر آپ کو یاد ہو تو میں نے آپ کو کل بھی ٹائم دیا، آج بھی ٹائم دیا کہ آپ مل بیٹھ کے آپ یہ چائے اکیلے اکیلے کیوں پیتے ہیں؟ ادھر جا کر خلوت میں بیٹھ جاتے ہیں۔ ادھر اکٹھے بیٹھتے تو اس پر بات بھی ہو جاتی، یہ ابھی کیا بری بات ہو گئی؟ ایک اچھی ریزولیوشن ہے، گورنمنٹ آپ کی Oppose کرے اور آپ ان کی Oppose کریں، یہ بری بات ہے۔ آپ ایک انسانیت کے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: ہم نے تو ریزولیوشن تیار کر لی، بعد میں میاں صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس کو متفقہ کر لیں، اچھی قرارداد ہے اور Consensus build up کریں۔۔۔۔۔

(شور)

اراکین: آج پیش کی جائے۔

جناب سپیکر: آج پیش کریں گے۔پیر صاحب! آپ بیچ کی بات بولیں۔پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں مشکور ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب! مفاہمت پیدا کریں، مفاہمت پیدا کریں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے فلور دیا اور مجھے مفاہمت کی بات کی تو مفاہمت یہی ہے کہ میں قرارداد پیش کرتا ہوں اور حکومت بھی میرا ساتھ دے کیونکہ یہ ملکی مفاد میں ہے (تالیاں) کیونکہ پوری دنیا کی نظریں ہم پر پڑی ہیں۔آج ایک جابر جو ہے، ہم پہ ڈرون حملے ہو رہے ہیں، ہمارے لوگ مر رہے ہیں۔جناب سپیکر، یہ ایک ایسا مسئلہ۔۔۔۔۔

(شور)

آوازیں: ڈرون کا نہیں ہے، برما کا ہے۔

سید محمد صابر شاہ: یہ ڈرون حملوں کا ہے، آپ کیوں اس کو۔۔۔۔۔

ایک آواز: ڈرون والے کا کہہ رہے ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: ہم ڈرون کی بات کر رہے ہیں جناب، آپ کہاں سوئے ہیں؟ لوگ مر رہے ہیں، ہم پہ ڈرون کے حملے ہو رہے ہیں، قتل عام ہو رہا ہے اور ان کو احساس تک نہیں ہے جناب سپیکر؟۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو ہو گیا، وہ تو ہو گیا۔

جناب محمد جاوید عباسی: ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ یہ کونسی ہے سر، یہ تو بڑی زیادتی ہے۔ان کو پتہ ہی نہیں کہ کس کی پڑی ہے؟ یہ پڑھیں جی، پیر صاحب! پیر صاحب، پڑھیں اس کو۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: تو جناب سپیکر، میں مشکور ہوں آپ کا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا بات کر رہے ہیں، یہ آپ کیا بات کر رہے ہیں؟

سید محمد صابر شاہ: یہ قرارداد ہم پیش کر رہے ہیں۔یہ صوبائی اسمبلی مذہبی بنیادوں پر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جب تک رولز، جناب سپیکر! جب تک Rules relax نہ ہوں تو یہ کیسے پڑھ سکتے ہیں؟ جناب سپیکر! Rules relax نہیں ہوئے ہیں، آپ کیسے پیش کر سکتے ہیں؟

سید محمد صابر شاہ: Relax کر دیں، Relax کر دیں، ان کی بات مان لیں، Rules relax کر دیں جناب، Rule relax کر دیں۔ جناب، میں گزارش کرتا ہوں کہ قرارداد۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: برماوالی یہ ہے، برماوالی یہ قرارداد ہے۔

(قہقہہ)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے گزارش ہے کہ Rules relax کریں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ Rules relax کریں تاکہ ہم قرارداد پیش کریں۔ ہم گزارش کرتے ہیں ہاؤس کے سامنے۔ جناب سپیکر، یہ ایوان۔۔۔۔۔

ایک آواز: ابھی Rule relax نہیں ہوا ہے۔

سید محمد صابر شاہ: Rule relax ہو گیا، سپیکر کی رولنگ آگئی۔

جناب عبدلاکبر خان: کیسے ہاؤس کریگا Rule relaxation۔۔۔۔۔

(شور)

سید محمد صابر شاہ: آپ ہاؤس سے پوچھیں جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: (قہقہہ) آپ بیٹھ جائیں، آپ سارے بیٹھ جائیں جی، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، بس اتنا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اتنی گپ شپ کافی تھی۔ (قہقہہ)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نہیں، پہلے Rules relaxation کیلئے کہہ دیں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! آپ Rules relax کریں تاکہ اس ہاؤس میں ہم یہ قرارداد پیش کر سکیں۔ یہ ایک بہت اہم قرارداد ہے، آپ ہاؤس سے ریکویسٹ کر دیں تاکہ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پیر صاحب د Rules relaxation د پارہ ریکویسٹ وکڑو۔ تاسو د ہاؤس نہ زہ اجازت اخلم۔ (قہقہہ) بس دے، بس دومرہ گپ شپ ڈیر وو عبدالاکبر خان!

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed-----

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir! He has not asked for relaxation of rule 124, he has not asked; he has not asked and he-----

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے۔ (قہقہہ) بس ابھی، ابھی کافی ہو گیا، اب آپ بیٹھ جائیں۔

May be relaxed under 241 to allow the honourable Members / Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Members / Ministers, to please move their resolution.

فرسٹ برماوالی، برماوالی ریزولیوشن، یہ ایک انٹرنیشنل، پہلے برماوالی ریزولیوشن موو کریں۔

قرارداد

(برما کے مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی)

سید محمد صابر شاہ: یہ صوبائی اسمبلی مذہبی بنیادوں پر برما کے مسلمانوں کیساتھ روا رکھے گئے ریاستی جبر کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور مظلوموں کیساتھ گہرے رنج و غم اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے، نیز مرکزی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ اپنے تمام سفارتی اور علاقائی اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی حالت زار کی اقوام متحدہ سمیت تمام فورمز پر بھرپور ترجمانی کرے اور اس انسانی المیہ کو روکنے میں اپنا موثر کردار ادا کرے-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس میں ہماری امنڈمنٹ ہے، جناب سپیکر! ہماری امنڈمنٹ ہے۔

سید محمد صابر شاہ: دوسری-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس میں ہماری امنڈمنٹ ہے۔

جناب سپیکر: پیر صاحب کو دے دیں تو وہ پڑھ لے گا۔

سید محمد صابر شاہ: تاکہ مذہبی بنیادوں پر کسی کو بھی نشانہ نہ بنایا جاسکے اور تمام مذاہب کے لوگ پرامن طور پر دنیا بھر میں زندگی گزار سکیں۔ انسانیت کا بول بالا ہو سکے اور دشمنوں کا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: منہ کالا ہو جائے۔

سید محمد صابر شاہ: منہ کالا ہو جائے۔

جناب عبدالاکبر خان : ٹھیک ہے جی، منظور ہے؟

سید محمد صابر شاہ: منظور ہے، منظور ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، اس ریزولیوشن پر بہت معزز اراکین کے دستخط ہیں، یہ پیر صاحب کا پڑھنا آپ سب کیلئے یا ون بائی ون سارے پڑھتے ہیں؟

آوازیں: سارے پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، مفتی صاحب کا شوق ہے تو یہ پڑھ لیں۔ دیکھیں اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کا شروع ہے، کیا آپ Allow کرتے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ شکریہ جناب سپیکر! یہ ہم نے تیار کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! آپ Allow کرتے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ بس آپ نام پڑھ لیں اور بس اسی کو ہم پاس کر لیتے ہیں سر۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر! آپ نام پڑھ لیں، ہم اسی کو پاس کرتے ہیں۔

آوازیں: ہاں سر، نام پڑھ لیں سر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بالکل سر۔

جناب سپیکر: یہ پہلا نام اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کا ہے، دوسرا نام میاں افتخار حسین صاحب کا ہے۔ تیسرا نام، جناب اکرم خان درانی صاحب ہیں۔ چوتھا نام، عبدالاکبر خان صاحب ہیں، حاجی قلندر خان لودھی صاحب ہیں، جناب جاوید خان عباسی صاحب ہیں اور نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، جنہوں نے اصل میں، یہ ایشو تو خیر آج اکرم خان درانی صاحب نے اٹھایا تھا، یہ پہلے ان کے ذہن میں آگیا اور آخر میں مفتی کفایت اللہ صاحب کا بھی نام ہے اس میں، تو پیر صابر شاہ صاحب بھی ابھی دستخط کر لیں۔ (قہقہہ) کر لئے ہیں۔ نہ ھاؤس تہ بہ، دا ټول بہ وایئ؟

مفتی کفایت اللہ: دا سې نه ده جی، مونږ به خپل قرارداد دغه کړو، دوئ بیا وروستو اضافه کړې ده، هغه مونږه نه منو۔ تاسو خو موقع را کوئ، دا به زه اولولم جی، دا متفقه دے، دا مختلف نه دے۔

ایک رکن: محرک مونږه یو۔

مفتی کفایت اللہ: د دې محرک هم مونږه یو جی۔

جناب سپیکر: پیر صاحب، پیر صاحب! جو آخری لفظ آپ نے پڑھا ہے، اس کیساتھ وہ متفق نہیں ہیں۔

ایک آواز: بس وہ پڑھ لیا۔

(شور)

جناب سپیکر: یہی نا، میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ انٹرنیشنل۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، مجھے یہ بتادیں کہ آپ یہ انٹرنیشنل دنیا کو کیا میسج دے رہے ہیں کہ ہمارا آپس میں کتنا اتفاق ہے؟

(شور)

مفتی کفایت اللہ: جو قرارداد پیر صاحب موو کرنا چاہتے تھے تو وہ کیوں انہوں نے موو نہیں کی؟ اس میں انہوں نے جو دو لائنوں کا اضافہ کیا ہے، ہم اس کو Allow نہیں کرتے، ہم اس کو نہیں مانتے۔

جناب سپیکر: یہ تو آج کی بات ہے، یہ قرارداد، یہ تو آج والی ہے۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، یہ دوسری جو قراردادیں آئی ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو دوسری تھی۔

(شور)

جناب سپیکر: بات سنیں، آپ سب بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔ وہ تو کل والی قرارداد تھی، یہ تو آج اکرم خان درانی صاحب نے موو کی ہے۔ جی اسرار اللہ خان، اسرار اللہ خان فرسٹ نام۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں مشکور ہوں۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ میں نے بریک میں درانی صاحب سے پوچھا کہ اس کے متعلق میں کیا کروں جی؟ انہوں نے مجھے اجازت دی، چونکہ وہ موور تھے، میں نے اس کو ڈرافٹ کیا، یہ ڈرافٹ میں ان کے پاس لیکر گیا۔ میاں صاحب نے کہا کہ اگر اس میں

دو لائنوں کا ہم اضافہ کر لیں، میرے خیال میں اس میں کوئی برائی نہیں تھی اور میرے خیال میں سر، مفتی صاحب سے میری یہ گزارش ہوگی کہ جب پارلیمانی لیڈر نے مجھے Allow کر لیا تھا کہ آپ لکھ لیں تو Basically سر، یہ تو ان کی ایڈجرنمنٹ موشن تھی اور اگر وہ Insist ہی نہیں کرتے اور وہ اس کیساتھ اتفاق کرتے ہیں تو یہ ہم کیا پیغام دے رہے ہیں؟ ایک قرارداد پر ہم آپس میں متفق نہیں ہو رہے تو ہم ان کے دکھوں کا کیا مداوا کریں گے؟

<u>جناب سپیکر</u>: میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔ The motion before the House is that the resolution-----

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: (مفتی کفایت اللہ سے) مجھے Dictation مت دیں۔

Moved by the honourable Members / Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applauses)

دوسری ریزولیوشن ڈرون والی۔ جناب مفتی کفایت اللہ صاحب! سب کی طرف سے آپ موؤ کریں۔

قرارداد

(ڈرون حملوں کے خلاف)

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈرون حملے جو پاکستان کی آزادی اور سالمیت کو متاثر کر رہے ہیں اور جس میں بے گناہ لوگوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، کو فوری طور پر رکوانے کیلئے سنجیدہ اور ضروری اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ اہلیان پاکستان کیلئے اطمینان کا باعث ہو۔

<u>محترمہ نرگس ثمین</u>: نام پڑھ لیں نا، سارے نام پڑھ لیں۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: اور یہ نام ہیں جی، جناب اکرم خان درانی صاحب، جناب بشیر احمد صاحب تھے کل لیکن آج ان کی جگہ میاں افتخار حسین ہیں اور جناب عبدالاکبر خان، جناب قلندر خان لودھی، جاوید خان عباسی،

عنایت اللہ خان جدون، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، ایک نام مفتی کفایت اللہ اور ایک بی بی نرگس ثمین صاحبہ، میاں افتخار حسین اور ہمارے قابل احترام جناب پیر صابر شاہ صاحب۔

Mr. Speaker: Thanks, thank you. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members / Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applauses)

Mr. Speaker: Honourable Iftikhar Hussain Sahib, Minister for Information, to please move his resolution. یہ آپ نے ان میں بانٹا نہیں ہے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): یہ تو آپ کی ذمہ داری تھی اور یہ کاپی تو انہوں نے مجھے دی۔

جناب سپیکر: یہ پرسوں کیلئے چھوڑ دیں، اگر سب نے وہ کرنا ہے۔ چلیں چلیں اس کو پرسوں کر لیں گے، میاں صاحب! پرسوں کر لیں گے۔ The sitting is adjourned till 04:30 pm of Friday afternoon اور یہ ہوگا پرائیویٹ ممبر ڈے، پرائیویٹ ممبر ڈے۔ آپ کے جو بھی مسائل ہوں، وہ اس میں لے آئیں۔ تھینک یو۔

(اجلاس بروز جمعہ مورخہ 31 اگست 2012ء بعد از دوپہر چار بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گیا)